

نڈائے خلافت

www.tanzeem.org

08

مسلسل اشاعت کا
32 وال سال

ہفت روزہ

لاہور



تanzeeمِ اسلامی کا بیان
خلافت راشدہ کا نظام

تنظيم اسلامی کا ترجمان

29 رب تا 6 شعبان 1444ھ / 27 فروری 2023ء

س

اہل پاکستان کی انتہائی اہم اخلاقی ذمہ داری:
پروفیسر اسمحتکی نگاہ میں

پاکستان کا اپنے نیادی مقاصد سے انحراف اور حاضری دوسری نامہ بی (Secular) اور تجدید پسند (Modernist) حکومتوں کی تقسید تاریخِ جدید کا ایک عظیم سانحہ ہوا اور ان کروڑوں افراد کے ساتھ بے وفائی جنہوں نے اس اسلامی عمل اور تحریک گاہ کے قیام کے لیے شدید ترین مکایف برداشت کیں اور عظیم قربانیاں پیش کیں۔ اس سے بڑھ کر اس کا نقصان یہ ہوا کہ یہ طرزِ عمل ہمیشہ کے لیے اس امنگ اور آرزوکردار کردے گا اور اس تحریک کی کامیابی کے امکان کو اگر ختم نہیں تو نہایت بعید بنادے گا اور بے لاک تاریخ اور انسانی تحریر پر اس کی اجازت بھی نہیں دے گا کہ پھر اس کا نام لیا جائے۔ پاکستان کی اس نازک اخلاقی ذمہ داری کو پروفیسر اسمحتکی نے بڑے اچھے انداز سے بیان کیا ہے۔ وہ اپنی کتاب "Islam in Modern History" میں لکھتے ہیں:

"شاید پاکستانی کسی وقت یہ خیال کریں کہ اسلامی معاشرہ کی تعمیر کا کام ان کے ابتدائی اندازہ سے کہیں زیادہ دشوار طلب ہے لیکن سوچا جائے تو اب ان کے لیے کوئی راہ مفریقی نہیں۔ ان کے وعدے اور دعوے اتنے بلند بانگ اور واضح تھے کہ ان کی تجھیں سے گریز ناممکن ہو گیا ہے۔ ان کی تاریخِ اب "تاریخِ اسلام" ہو گی۔ ان کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اب خواہ وہ اسے پسند کریں یا اس پر نادم ہوں، بہر حال وہ "اسلامی ریاست" کے تصور و نظر انداز نہیں کر سکتے اور نہ اسے زیادہ دیر سرد خانہ تی کی نذر کر سکتے ہیں، کیونکہ اس وقت اسلامی ریاست کے نظریہِ ختم کرنے کا فیصلہِ محض طریق کارکی تبدیلی کا فیصلہ ہی نہیں ہوا گا یہ تو گویا اپنے دین اور وطن کی اساس پر کھڑا اچلانے کے مترادف ہو گا اور تمام دنیا اس گریز سے بیہی مطلب اندر کرے گی کہ اسلامی ریاست کا نظریہِ الائچی اور اس کا نامِ محض فریب نظر تھا جو حیاتِ جدید کے تقاضوں سے پہنچنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یا یہ کہ پاکستانی بحیثیت ایک قوم کے اسے اپنی قوی زندگی پر نافذ کرنے میں ناکام رہے مولانا سید ابو الحسن علی ندوی پیر

اس شمارے میں

پاکستان کا مستقبل (2)

زلزلے: وجہات اور کرنے کے کام

آئین پاکستان کی چیرپھاڑ

بتان و ہم و گماں... لا إله إلا الله

کرپشن: پاکستان کی
معاشی زبؤں حالی کی ایک بڑی وجہ

امیر سے ملاقات (12)



حضرت شیعیت کا اپنی قوم کے ساتھ موالہ

الْهُدَى
1024

﴿آیات: 186-191﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مُّسْتَأْنَدٌ إِنْ تَنْظُكَ لِمَنِ الْكَذِّابِينَ ﴿١﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كَسْفًا فِي
السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢﴾ قَالَ رَبِّيْ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٣﴾ فَلَكَذِّبُوكَافَّا خَدَاهُمْ
عَذَابٌ يَوْمَ الْقُلُّةِ ﴿٤﴾ إِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ إِنْ فِي ذٰلِكَ لَا يَةٌ ﴿٦﴾ وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٧﴾ وَإِنْ رَبِّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

آیت: ۱۸۶: (وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مُّسْتَأْنَدٌ إِنْ تَنْظُكَ لِمَنِ الْكَذِّابِينَ) (۱) "اور تم نہیں ہوگر ہمارے ہی جیسے ایک انسان اور تمہارے بارے میں ہمارا ملکان غائب ہے کہم جھوٹوں میں سے ہو۔"

آیت: ۱۸۷: (فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كَسْفًا فِي السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ) (۲) "تو گروہ تم پر اسان کا کوئی بکرا اگر تم چڑھو۔"

آیت: ۱۸۸: (قَالَ رَبِّيْ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ) (۳) "اس نے جواب دیا کہ میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔"

میری دعوت پر تمہارے ایک ایک رب عمل سمیت تمہارے طریقہ عمل اور تمہارے تمام کرتوں سے میرا پروردگار خوب واقف ہے۔ آیت: ۱۸۹: (فَلَكَذِّبُوكَافَّا خَلَهُ عَذَابٌ يَوْمَ الْقُلُّةِ) (۴) "تو انہوں نے اُس کو جھلاؤ دیا تو انہیں آپ کہا اسان بن والے دن کے عذاب نے۔"

یوں لگتا ہے جیسے اس قوم پر پہلے اوپر سے کوئی عذاب آیا تھا اور ان پر اسان بن کی طرح چھا گیا تھا۔
﴿إِنَّهٗ كَانَ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ (۵) "یقیناً وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا۔"

آیت: ۱۹۰: (إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَا يَةٌ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ) (۶) "یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے، یہیں ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔"

آیت: ۱۹۱: (وَإِنْ رَبِّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ) (۷) "اور (اے نبی ﷺ!) آپ کا رب بہت زبردست نہایت حرم کرنے والا ہے۔"

کافر کو سلام کی ممانعت!

درس
محدث

عن آنسی دی اللہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إِذَا أَسْلَمَ مُشْرِكٌ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْنَكُمْ» (حدائق)
(حلقہ ۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اکر اہل کتاب (کافروں) میں سے کوئی یہیں سلام کرنے تو جواب میں صرف علیک کبوٹ!"

تفسیر: کافر کو جہاں مسلمانوں کی طرح سلام کرنا منع ہے اسی طرح اپنی طرف سے کافر کے سلام میں بھل کرنا بھی منع ہے۔ سلام صرف دعا ہی نہیں ایک اسلامی شعار بھی ہے جس کا کافروں سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسی لئے ان کو سلام منوع ہے۔ ہاں ملا جا گھوٹ مجھ بوکہ وہاں مسلمان بھی ہوں اور کافر بھی تو صرخ اغفالا سلام سے سلام کرنا بھی جائز ہے جوکہ نتیجت مسلمانوں کو سلام کرنے کی ہو!

ہمارے مختار

تھانات کی جاؤں اپنے ہو پھر استاد
لکھنؤں کے نام کا نام تھا مجھے

تئیمِ اسلامی کا ترجمان ظاہل خلافت کانفیڈ

بانی: اقتدار احمد رون

29 رب تا 6 شعبان 1444ھ جلد 32
21 فروری 2023ء، شمارہ 08

مدیر مسنول / حافظ عاکف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون / فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طباطبی، رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس ریلے روڈ لاہور

مرکزی تعلیمی اسلامی

"وارالاسلام" میان روڈ، چک لاہور۔ پوسٹ 53800
فون: 042) 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشتافت: 36-کے مقابلہ میان لاہور۔

فون: 35834000: 35869501-03: nk@tanzeem.org

قیمتی شہری 20 روپے

صلانہ ذر تعاون
اندرونی ملک 800 روپے
بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، بربادوس، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ منی آئڑیا پے ایڈر

مکتبہ مرکزی ایمن خدام العالیہ آنکے متوافق سے ارسال

کریں۔ چک قبول نہیں کیے جائے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مشمول ہکھھرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تحقیق ہوتا ضروری نہیں

آئین پاکستان کی چیرپھاڑ

1947ء میں ہندوستان انگریز سے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن اب وہ دو ماں کے

بھارت اور پاکستان میں تقسیم ہو گیا۔ بھارت ایک سیکولر ریاست کے طور پر سامنے آیا جبکہ پاکستان کے پارے میں یہ دو ہوئی کیا گیا کہ ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہو گی۔ بھارت جلد ہی ایک آئین بنانے میں کامیاب ہو گیا لیکن پاکستان 1956ء تک لحق نہ (9) سال ایک بے آئین سرزمین ہی رہی۔ ایسا کیوں ہوا؟ یوں تو اُس کی بہت سی وجہات بتائی گئیں۔ لیکن آج ہم اس کی کلیدی وجہ قارئین کے سامنے لا جیں گے لیکن جسے کہتے ہیں کہ حق کی بات کی تھی وہ بھرپ کریں گے۔

پہنچت نہرو کے اس اعلان کے بعد کہ آزادی کے فوراً بعد ہم بھارت سے جا گیر اور ایک نظام ختم کر دیں گے تھام مسلمان جا گیر اور جو پہلے کا گھر میں تھے اور تقسیم ہند کے خلاف تھے، مسلم ایگ میں در آئے اور پاکستان کے مطابے میں شامل ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے پاکستان کی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور مسلم ایگ کی قیادت میں مرکزی حیثیت حاصل کر لی۔ پھر یہ کہ وہ یورپ کریں ہے انگریز نے ہندوستان پر اپنا تسلط اور حکمرانی مضبوط کرنے کے لیے تیار کی تھا اس نے سرکاری معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ان کی بڑی اکثریت مغربی پاکستان سے علاقہ رکھتی تھی۔ لیکن مشرقی پاکستان کی آزادی مغربی پاکستان سے زیادہ تھی لہذا جو آئین میں بھی جائز میں آبادی کے زیادہ ہونے کی بیان پر مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان پر سبقت اور برتری حاصل ہوتی۔ یہ معاملان مذکورہ جا گیر اور ایوں اور یورپ کریں کیوں نہ تھا۔ لہذا (9) سال ایت لعل کا سلسہ چلتا ہا کہ کس طرح مشرقی پاکستان کی اس سبقت کو ختم کیا جائے گا لہذا انصوبہ سازوں کو یہ تکمیل کریں گے جو مغربی پاکستان میں صوبے ختم کر کے وہ یونٹ قائم کیا جائے اور سشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کو ایک یونٹ قرار دے کر دو دوں کی حیثیت معاونی کر دی جائے اور پھر ایک آئین بنا جائے جس میں اسی کی یونٹ کو آبادی کی بیان پر دوسرے یونٹ پر سبقت یا برتری حاصل نہ ہو یوں مشرقی پاکستان کی سبقت کو ختم کر کے لہذا 30 ستمبر 1955ء میں مغربی پاکستان کے صوبے ختم کر کے وہ یونٹ بنادیا گیا لہذا کاٹ ختم ہو گئی۔ اس کے بعد چھ (6) ماہ سے بھی کم عرصہ میں 23 مارچ 1956ء کو یا آئین میں بن گیا اور ملکہ برطانیہ کی ماقبلی نکل کر اسلامی جمہوریہ پاکستان و جو دو میں آگیا۔ گورنر جنرل سنکر مرزا اب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلانا لگے۔

یہاں یہ کہاں تو ختم ہو جاتی ہے کہ پاکستان نو (9) سال تک آئین کیوں نہ بنا کتا تھا۔ لیکن ابھی ہماری مصیبت ختم نہیں ہوئی تھی اس لیے کہ 1956ء کے آئین سے تو اندر وہی ملک مفاد پرست عناصر اپنے مقصود کیمیاب ہوئے تھے اور اس سیاسی عدم استحکام کے ختم ہونے کے امکانات پیدا ہوئے تھے جس سے بار بار اور اعظم تبدیل ہو رہے تھے البتہ یہ وہی طور پر پاکستان کو کٹرول کرنے والے عنصر

اپنی اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکے تھے۔ یہ دیرینی تو تھیں جنہیں لیاقت علی خان کے امریکہ کے دورہ اور پاکستان میں پہنچنے والے معاملات نے بہت مضبوط کر دیا تھا۔ جزء ایوب خان لیاقت علی خان کے امریکی دورے کی پیداوار تھے جنہیں اس دورے کے بعد پرے تر قیاں دے کر آری چیف ہداہیا گیا تھا۔ 1958ء میں امریکہ کے دورہ سے واپسی پر آری چیف ایوب خان نے اڑھائی سالہ تنہے منے آئیں کو پہنچ بھاری بھر کوئی بولوں تسلیک دیا اور 1956ء میں آئیں کی طرح دوام حاصل ہو چکا۔ (دنیا بھر کے جمہوری ممالک میں آئیں کو جو اقدام حاصل ہے وہ کسی آئیں کو پاکستان کو حاصل نہ ہو سکا۔ جمہوری ادارے میں بھی بالا۔ اس ادارے کا شمارے کنائے سے آئیں کو باقی پاس کرنا ہماری تاریخ کا حصہ ہے۔) 12 آگوست 1999ء کو آئیں پر پھر عکسی حملہ ہوا۔ جزء پریز منزہ

کیم بارچ 1962ء کو ”جزء ایوب خان کا بکار بھرنا“ نافذ ہوا جس میں طلاق اور عقل کل صدر کی ذات تھی اور عوام بھر رعایا اور تاشی تھے۔ تم ظریقی یہ ہے کہ اس آئیں کی پیاری کے لیے بنائے گئے کمیش کی سر برائی سائب چیف جسٹ شہاب الدین کر رہے تھے اور اس کیش کے ایک ممبر جناب ذوالفقار علی چھوٹی بھی تھے۔ ایوب خان کے دورہ میں امریکہ نے مدد کی، پاکستانی صفت نے بہت ترقی کی۔ ایوب خان بھجو رہے تھے کہ امریکہ یہ سب کچھ پاکستان اور اون کی ذات یعنی ایوب خان سے محبت میں کر رہا ہے لیکن جلد اُن کی غلط بھی دوڑھی اور انہوں نے Friends not Masters لکھ ماری لیکن پاؤں کے لیے یونیورسٹی سے بہت سا پانی گزر پکھا کر۔ ایوب خان کے خلاف تحریک کے بارے میں بعد میں اکٹشاف ہوا امریکہ اس تحریک کی پشت تھا۔ بہر حال ایوب خان کا اقتدار سے رخصت ہوتا ہے لیکن اس نے اپنے بنائے ہوئے آئیں کو پاؤں کے روشنہ ہوئے اقتدار پر یک کوئی کوئی تھنچے آری چیف بھی خان کو تخلیق کر دیا اور اسرا آئیں بھی جان بحق ہو گیا۔

تنے انتخابات ایک عارضی آئیں کے تحت ہوئے لیکن جیتنے والی جماعت کو اقتدار تھنچے نے پر 1971ء میں ملک دلوخت ہو گیا۔ یہ عارضی آئیں ملک کی سلامتی کو تھنچا دینے میں بڑی طرح ناکام رہا کیونکہ اس کی طرح بھی عوامی جماعت کو حاصل تھی۔ رہے ہے پاکستان کوئی ناماندگی دیا گیا۔ ذوالفقار علی چھوٹے نے عوامی نمائندوں کی مدد سے ایک مخفی آئیں بنائے کی کوشش شروع کر دی۔ آئیں سازی کا مہاسب بلکہ صحیح طریقہ ہی تھا۔ 1973ء میں ایک مخفی آئیں بن گیا۔ انفرادی سطح پر چدا فراد کے سواب پھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں نے اس آئیں پر دھنچت کر دیئے۔ پھر بڑے فخر کا اظہار کرتے تھے کہ وہ ایک مخفی آئیں بنائے میں کامیاب ہوئے ہیں اور یہ بات قابل تخریج بھی لیکن چند ماہ میں انہوں نے اس آئیں میں اسکلی میں اپنی اکثریت کی میاد پر سات رائیکم کر دیں۔ اب یہ آئیں مخفی نہیں رہاتی۔ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کے تیجے میں بھنو اقتدار سے رخصت ہوئے۔ ان کے اپنے چینہ آری چیف جزء ضایاء الحق نے ملک میں مارش لاء کا گا دیا۔ اب پاکستان میں آئیں کے ساتھ ایک دوسری طرح کا محلہ از شروع ہوا۔ غابری طور پر آئیں کو فتح تھے کیا بلکہ آئیں کی ان شفات کو م uphol کر دیا گیا جو نئے بھرمان ضایاء الحق کی تحریکی میں حاصل ہوئی تھیں جو گیا آئیں بھی میڈین طور پر زندہ رہا اور مارش لاء بھی لگ گیا۔ جزء ضایاء الحق نے گیارہ سال حکومت آئے والے وقت میں کیا ہوتا ہے اس پر بھی آئندہ تیرہ کریں گے۔ ان شاء اللہ!

دلوٹے و جھٹاٹ اور گرنے کے کام

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن آکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے 10 فروری 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ منسون اور حلاوت آیات کے بعد ادا

دور ہے۔ ابھی تو بڑی وقت ہے۔ حضرت میلی علیہ السلام کا نزول بھی ہوتا ہے۔ حضرت مجدد علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے اور ساری زمین پر اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گا۔ ان شاء اللہ انہا میں کوئی شک تھیں کیونکہ جنی اکرم کی طرفی کی واضح احادیث موجود ہیں مگر سوال یہ ہے کہ ہماری قیامت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من مات فقد قاتم قیامته)) جس کی موت ہو گئی اس کی تو قیامت واقع ہو گئی۔ یعنی جو آن چالا گیا وہ کہاں قیامت کی ہوں گا کیا وہ کیسے گا؟ سورۃ الانفطار کے شروع میں الفاظ ہیں:

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب سمندر پھٹا دیے جائیں گے۔ اور جب قبریں تپک کر دی جائیں گی۔"

البته اس کو اپنے وقت پر دیوارہ کھڑا کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ یہ دعا دنے کو کرتے رہنا چاہیے: "اے اللہ! میں یہی پناہ میں آنا چاہتا ہوں موت کی ختنے سے۔"

اس لیے کہ معلوم نہیں کس حالت موت آجائے، کیونکہ قرآن کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، تمام کی ادائیگی میں صرف ہوتے ہیں تو موت آجائی ہے، اس کے پر بس کئی لوگ شراب و کباب کی محلوں میں، بیویوں کی نسیخت میں بھی ہوتے ہیں تو موت آجائی ہے۔ ہمیں اپنی موت کی قدر یادے ہے ہمارے لیے عملی سند ہے۔

مقصد زندگی: اختان

اس زندگی کا مقصد اور فلفلہ یہ ہے کہ یہاں تک طور پر اختان ہے۔ یہ کہ اس پر واضح ہوتا ہے جو حقائق کا نات کو اور وہی کی تعلیم کو مانتے ہیں والا ہو۔ ایمان کی دو اقسام جو موت ہے، ایک باشندہ میں آتی ہے کہ ابھی قیامت تو بڑی

مرتبہ ابو ابراہیم

اس وقت شام اور ترکی کے مطابق تھے میں زلزلے کے تیجے میں جو ایک بہت بڑا ساخن پیش آیا ہے وہ ہم سب کے لئے میں ہے۔ یہ سب کچھ کچھ کردیں معلوم ہو ہوتا ہے اور کسی بھی یقینی طبق ایچ ہوتی ہے کہ کچھ ہوئی چاہیے۔ ایک وہ معاشرے یا بے خدا تہذیب ہیں جو جاں خالی کا نات اور وہی کا انکار ہے وہاں اس پر کلام مختلف نویسیت کا ہوتا ہے۔

مثلاً ایک خارجی آنکھ ہی کہ اور کہا جاتا ہے کہ کس کو کہیں میں کوئی حاملہ ہوا، باہلان پر علاقہ ہے تو زلزلہ آگیا وغیرہ۔ وہ مری طرف وہ افراد یا معاشرے ہیں جو خالی کا نات کو مانتے ہیں، وہی کی تعلیم کو مانتے ہیں اور اس کی روشنی میں سارے محاذات کو بحکمت ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہی کی تعلیم کی روشنی میں دیکھیں گے تو جانے والے کم از کم ایمان پر گئے ہیں تو ان کے حوالے سے برا بثت پہلو بمار سے سامنے آتے ہے اور جو بڑے گئے ہیں ان کے لیے بہت کچھ کرنے کے کام ہیں۔

امنیت پا کستان میں اپر پا کستان سے باہم مختلف عالم اور اہل علم نے اس پر کلام کیا ہے۔ جو عکس حاصل ہو گئے تھیں تندہ کیا جائے کہ اور پر جو موقود حالات کے حوالے سے وہی کی تعلیم کی روشنی میں دیکھیں گے کہ اس سے آن ہم ای جوابے سے مطلع کریں گے کیونکہ اس سارے محاذ کی اصل حکمت اللہ کے علم میں ہے، ہم تینیں سمجھے۔

زلزلہ: آیات قرآنی کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ حِينَ زَلْزَلَةٍ الْسَّاعَةُ هُنَىٰ عَظِيمٌ) (۱۸) اے لوگو! تقوی

اختیار کرو اپنے رب کا تینیا قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہو گا۔

الله جانتا ہے تم نہیں جانتے۔“ (آیت: 216)
 اللہ خالق ہے، اللہ حاکم ہے، اللہ مالک ہے، جو چاہے سوکرے۔ ہمارا اختیار ہے کہ کسی کا ناتک کا اختیار اللہ کے پاس ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ کے لئے کیک پان اللہ کے اذن کے بخیر بن نہیں سکتے۔ (سورۃ الانعام) الباطل اساب کے تحت اللہ دنیا چاہ رہا ہے۔ جہاں پیدا کی گئی آتی ہے، ایکیٹھے سمجھی ہوتا ہے، کچھ اور معاملات میں بھی ہوتے ہیں۔ اس کی نفع نہیں۔ اصل سب اللہ کا اذن اور اللہ کی حکمت اور اللہ کا حکم ہے اور وہی بخیر جانتا ہے، مگر انہیں کس کے فضیلے بظاہر نہیں بہت عجیب لگ رہے ہوں، نہیں بہت معمول کر رہے ہوں اللہ اکیم میں ہے۔ اس کے فضیلے میں سر حکمت ہے۔ یہ اگلے بات کے لئے نہیں کچھ نہیں آئتی۔ ارشاد ہوتا ہے: ”نہیں آتی کوئی میسیت مگر اللہ

کیسا ہے؟ دنیا اصل نہیں ہے۔ دارالاجرا نہیں ہے بلکہ دنیا درالامتحان ہے۔ بیہاں ہمیشہ کیے نہیں بھیجا گیا۔ اصل مسئلہ ہاں کا ہے۔ کامیاب ہو گا جو ہاں کامیاب ہو گا۔ ناکام ہو گا جو ہاں ناکام ہو گی۔ قرآن کریم ہے: ”مَنْ أَنْشَأَ إِنْسَانًا كَوْنًا يَعْلَمُ مَا سَخَّرَ لَهُ مِنْ طَلاقٍ“ (التغابن: 9)“ وہی بے ہدایہ جست کے فضیلے کا دن۔“
 ہر حال امتحان میں بدلتے حالات آئیں گے۔ بعض مرتب کوئی بات نہیں تاگوا لگتی ہے لیکن اللہ فرماتے ہیں کہ شاید اسی میں خیر ہو۔ مثلاً قابل جیسا حکم ہے اس کی اپنی خدا کا یہیں۔ سورۃ المقرہ میں تعالیٰ کے بعد اللہ فرماتا ہے: ”اوہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اوہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو وہ آئیکا۔ وہی تمہارے لیے بُری ہو۔ اور

کافر ہے؟ دنیا کی کوئی کامیابی نہیں ہے۔ ایک پرانے مسلمان میں رہنے والے لوگ مگر ان کا یہی حال ہے۔ ہم اللہ کا شکار ادا کریں کہ اس نے تین انسان بنایا مسلمان بنایا۔ ایمان کی دو لمحے، محمد رسول اللہ ﷺ کا ایمان بنایا۔ یہ ایمان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
 ہر حال ایک وہ آنکھ ہے جو مادہ پر استان نظر نظر سے ہر چیز کو بحکمیتے اور ایک وہ آنکھ ہے جو جویں میں ہر چیز کو بحکمیتے۔ دوسریں میں رہنے اور انسان کا فرق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللَّهُ خَالِقُ الْأَنْوَاتِ وَالْحَيَاةِ“ (آل عمران: 2)“ جس لیتھلیلُكُمْ أَيْنَكُمْ آتَيْنَنَا يَوْمَئِنْ زَمَانَ كَمْ میں نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تھیں آنے والے کم میں سے کون اپنے اعمال کرنے والا ہے۔“

یہاں احسن عمل کے ناظر کے متعلق علماء نے کہا کہ اس سے اعمال کے ذریعہ مراد نہیں بلکہ اچھے اور اخلاق سے یہی گئے اعمال ہیں جو محض اللہ کی رضاہ کے لیے ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی ایمانیت کی بڑی میں ہوں۔

بعض لوگ اس طرح کے حداثات کے موقع پر جو ترکی میں پوش آیا ہے کہ نمرت کر کے فذر بریگ کرتے ہیں کفاراں مکار کراونا پتے والے کو بلا لو۔ استقری اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب ہے انسانیت کے ساتھ بھالا سکو کرو اور توہوزا سا آگے میری جذباتی ہے ویسے ہیں : ”Humanity is the best religion.“
 ہالانکہ اس کی گہرائی میں جائیں تو یہ بہت بر اقتدار ہے۔ کیا اسلام انسانیت نہیں سکھاتا اور اسلام کو مانے والا اور اسلام پر اعلیٰ کرے تو وہ بہترین انسان نہیں ہو گا؟ اور مخلوق خدا کے ساتھ بہترین وہ یا خاترا کرنے والا نہیں ہو گا۔ یقیناً فذر بریگ اچھا کام ہے مگر اسجاہزادہ زرائع کو اختیار کر کے پاٹل ریتیق پندرہ بریگ کرنا یہیں نہیں ہے۔

اس آیت میں فرمایا ہے کہ یہ نہیں اور موت امتحان ہے۔ یہ بدلتے حالات کیا ہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اوہ موت آزمات رجیت میں لوگوں کو شکر اور خیر کے ذریعے سے۔ اور موت سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔“ (آل عمران: 35)

اللہ کی خاتما ہوتا ہے کہ ان بدلتے حالات میں ہمارا طرز عمل

پریس ریلیز 17 فروری 2023ء

انتشار اور خلفشار کے خاتمہ کے لیے فوری انتخابات ناگزیر ہیں

شجاع الدین شیخ

انتشار اور خلفشار کے خاتمہ کے لیے فوری انتخابات ناگزیر ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیلی لا ہور میں خطاب جمعہ کے دروازے کی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ تنظیم اسلامی اقلابی جہد و جہد کے ذریعے پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کی قائل ہے لیکن ہمارا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ جب تک پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم نہیں ہو جاتا اُس وقت تک سوں یا فوجی امریت کی بجائے پاکستان میں معلم، جمہوری طرز حکومت ہوتا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت حریف سیاسی جماعتوں میں اختلافات شدید مجازاً رائی کی صورت اختیار کر چکے ہیں جس سے ملک بدترین سیاسی عدم استحکام سے دوچار ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ معاشر صورت حال بھی بڑی طرح بگزگنی ہے الہذا ضرورت اس امرکی ہے کہ سیاسی جماعتیں عوام سے فریش مینڈ بیت حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک بخاہ اور خیر پختونخوا کی تحلیل شدہ اسمبلیوں کا تعلق ہے وہاں 90 روز کے اندر انتخابات کروانا آئین کا تقاضا ہے۔ پاسی میں آئین سے اخراج کی پاکستان بڑی قیمت ادا کر چکا ہے۔ الہذا صرف دعویوں میں انتخابات کروانے کی بجائے قومی مفادا یہ ہے کہ فریقین مذاکرات کے دریلحے عام انتخابات کے انعقاد پر متفق ہو جائیں اور تمام ملتۃ ادارے آئین کی پاسداری کرتے ہوئے انتخابات کے انعقاد کے لیے مطلوب تعاون فراہم کریں تاکہ اس حوالے سے تمام مراحل خوش اسلوبی سے طے پا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ کامیاب ہونے والی جماعت کیسوئی سے پاکستان کے معاشر مسائل کا حل کرے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے انعقاد میں جتنی تاخیر ہو گئی وہ ملکی سلامتی کے لیے خطرہ ہے جائے گی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشتافت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کے اذن سے۔“ (النور: 11)

بندہ انتی اللہ کے ہاں جواب دے ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اختیار عطا فرمایا ہے۔ اصل سب اس کا اذن ہے مکر تاہیر کے اساب سچی ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس پر بھی قرآن کریم رہنمائی عطا فرماتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ”اُرم پر جو بھی صیحت آتی ہے وہ درست تہمارے اپنے باتوں کی کامی (اعمال) کے سبب آتی ہے اور (تمہاری خطوط اور صفات میں سے) اکٹ کو توہہ، معاف بھی کرتا رہتا ہے۔“ (الشوری: 30)

کفارے کا باعث ہتا ہے۔ مشبور حدیث کے مطابق بھی خوش اللہ کے سامنے جیشیں ہو گئیں، اس کو بہت سارے اعمال کا اجر طے گئی مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ ذیحیوں بر جاس کو عطا فرمائے گا۔ بندہ کی کامی اللہ ایہ اجر کیا کامی کا؟ اللہ فرمائے کامیج پر بیاری آئی اور تو نے برا صبر کی تھا، یہ اس صبر کا اجر ہے۔ اس اجر کو دیکھ کر بندہ کے کامی میں ساری زندگی بہت زیادہ بیمار ہوتا ہے، میرے حسم کے ایک ایک حصے پر قیچیاں چلتیں اور میں صبر کرتا ہے اور آج اجر اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہ اجران کے لیے ہے جو جل گئے گر کچھ کے اجر کو کھے کے لیے اس سے بڑھ کر سزا بھی ہو سکتی ہے۔ اللہ اسکی دیانتے گے۔ البتہ وہ طفیلین کر سکتے۔ وہ اللہ خود نے کرے گا۔ اسی طرح جانتے والوں کے گھروں ایں ان کے لیے بھی صدمہ آزمائیں آتی ہے ان سب کو بتایا جائیں ہے، اللہ جانتا ہے۔ ہاں اخیر میں پوچھن توں معموم ہوتا ہے گر برس سے بڑھ کر کون رحمیم ہو گا۔ اسی یہارے بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ کوئی حکمت بیان نہیں کرنی چاہیے، بس اللہ کا حکم ہے اس کے قسط پر راضی رہو۔ یہ توہم نے مان لیا۔ اس خواہی سے دو آیات میں ذکر آتی ہے: ”**(العَلَّامَهُ تَعَظِّمُهُ عَنْ عَوْنَوْنَ (۱۰) (النَّاجِمَ: ۱۰)**“ شاید کہ وہ عازیز کریں۔ ”**(العَلَّامَهُ تَعَظِّمُهُ يَزِيدُ جَعْوَنَ (۶) (الرَّوْمَ: ۶)**“ تاکہ وہ لوٹ آئیں۔

سوال آئے گا جانے والوں کا معاملہ کیا ہوا؟ احادیث مبارکے سے بہت اہم رہنمائی پتی ہے۔ دنیا میں اللہ کی طرف سے بیسط اچھی طور پر فناز ہوتے ہیں۔ آخرت میں ہر ایک کا معاملہ انفرادی طور پر ہو گا۔ احادیث میں موجود ہے کہ اگر کوئی ایمان برخا اور کسی ناگہانی افت مظاہر زوال، طاعون یا کوئی خاتون پیچے کو حرم دینے کے بدوں انتقال کر جائے کوئی شخص بدل کر انتقال کر جائے، کوئی شخص دوپ کر انتقال کر جائے تو یہ حکم کے اعتبار سے شہید ہو گا۔ حقیقت اور اہل کے اعتبار سے نہیں بلکہ حکم کے اعتبار سے شہید ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان پر جائے۔ اللہ کے رسول سے پہنچنے والی فرماتے ہیں کہ ایک درجے میں اس کے لیے شہادت کا زریعہ ہو گا۔ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کے لیے یہ اس کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔

البیت سلامان ہو اور اس قدر بھاری صیحت کا معاملہ ہو گیا تو احادیث کی روشنی میں ایک رائے یہی ہے کہ یہ صیحت اس کے لگبھول کا تکارہ ہو جائے گی۔ آخرت میں صاف کر کے اللہ اس کو خدا اکرے گا۔ بیان اللہ اکثری بڑی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا کام یہ ہے کہ تم اس کے لیے دعا کریں۔ پھر بالی طور پر جو تقویں ہے فرمایا: ”**(أَنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْرَقُوا (۱۰) (الْجَرَاتِ: ۱۰)**“ یعنی تمام اہل ایمان اپنے میں بھائی بھائی ہیں۔“ رسول اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر مسلمان کے حرم میں تکلیف ہوئی تو پوچھو جسم کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح اس ایک حرم کی مانند ہے۔ ترکی اور شام میں زوال آیا تو ان حالات میں ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ تم اس کے لیے دعا کریں۔ پھر بالی طور پر جو تقویں ہے فرمایا: ”**(أَنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْرَقُوا (۱۰) (الْجَرَاتِ: ۱۰)**“ یعنی تمام اہل ایمان اپنے میں بھائی بھائی ہیں۔“



پاکستان کا مستقبل (2)

ڈاکٹر اسرار احمد

بنی اسرائیل جب آں فرعون کی خلادی سے آزاد ہوئے اور مصر سے لفکت انہیں جنگ حکم ہوا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے جب مکہ سے مدینہ بنوہت کی تواب قیال کا دورہ شروع ہوا۔ بنی اسرائیل کو جنگ حکم دیا گیا تو پوری قوم نے رواج باب دے دیا۔ چنانچہ میں صرف دو امور میں نے حضرت مولیٰ علیہ السلام کی دعوت قیال پر لیکر کہا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بڑی اور کم تھی کی یہ زیراً وہی کہ ارش مقدس ان پر چالیں برس لے جک رام کو دیا۔

چنانچہ وہ چالیں برس تک صراحتے ہیاں بھکت پرست رہے۔ اس دوران وہ پوری نسل جو صدری خلادی کا داع انجامے ہوئے تھی، قائم ہو گئی۔ حضرت مولیٰ اور حضرت پارون (علیہ السلام) کا مکہ اقبال ہو گیا۔ اب ایک نئی نسل بوان ہو چکی تو حصر احادیث میں پیدا ہوئی اور حرام اس پر وان چک ہی۔ اس نے حصاری تھیانیں جیلیں تھیں اور اقبال کہتا ہے۔

فترت کے مقاصد کی کرتا ہے علمیانی یا بندہ صحرائی یا مرد سبستائی! آج بھی سوات سے نظاذ شریعت کی تحریک چلانے والے مردان کہستانی ہی ہیں! ناخود اسلام کا آغاز بھی عرب کے صحراء سے ہوا تھا۔ بنی اسرائیل کی خلیف نسل صحرائیں پیدا ہوئی اُس نے حضرت مولیٰ علیہ السلام کے خلیف پیغمبر بنون "جو بخی تھے" کی قیادت میں جنگ کی جس کے نتیجے فلسطین میں ان کی حکومت قائم ہو گئی۔ چنانچہ اس جوانے سے مجھے خیال ہوا کہ یہیں بھی اس زاد ہوئے چالیں برس ہونے کو ہیں اور ہم ابھی تک صراحتے ہیں میں بھکر رہے ہیں اسلام کی طرف ہماری کوئی پیش قدمی نہیں ہو رہی بلکہ مایوسی ہو رہی ہے، لیکن کیا عجب کہ اب نئی نسل اُبھر کر آگئی ہے تو شاید حالات ہمارے بھی بدیں جائیں جیسے کہ اسراeel کے بدیں گئے تھے۔ اللہ اس زمانے میں میں نے "احکام پاکستان" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی، جس میں یہیں کی جنگل کھائی تھی۔ جو حضرات بھی اس سے دوچی رکھتے ہوں کہ پاکستان کا صفری کبری کیا تھا، پاکستان کیے بنا اور اس کے احکام کے لیے سوائے اسلام کے اور کوئی پیدا نہیں؛ وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ بہرحال اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس نئی نسل سے بھی کوئی تو قعین نہیں رکھی جائی تھی، اس نئی نسل نے بھی مغرب کو اپنا قابلہ بن رکھا ہے۔ اگرچہ اس نئی نسل میں ایک

اس کے بعد پاکستان میں جو تاریک رات آئی

آمدیو دیاں کے مخفی ادوار

قیام پاکستان کے بعد 1949ء سے لے کر

1957ء تک تقریباً تینیں کی کیفیت تھی کہ یہاں اسلام

سارے خوب پریشان ہو رہے ہیں۔ ایوب خان کے دور

میں "عالیٰ توانیں" کا تھاڈ کیا تو تمام مکاتب فکر کے

ملاء نے کہا کہ یہ اسلامی ہیں، مگر وہ غیر اسلامی قوانین

ریاستی سطح پر یکجا رازم کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔ پھر

جب یہ کہا گیا کہ کس کا اسلام نافذ ہو گا، شیعہ کیا کہ؟ تو

تمام مکاتب فکر اور وہی جماعتیں کی جوئی کی قیادت نے

مل بینہ کر متفرقہ روپ 22 نائب مظہر کی کان کی رہنمائی

میں اسلامی دستور بنایا جائے۔ یہ بہت اچھا اور امید افزای

آنغاز تھا۔ اس وقت میں بھی جماعت اسلامی کا ایک ادنی

کارکن تھا اور خاص درپر اپنے جماعتی ماحول میں تو یہیں

یون گھوسوں ہوتا کہ یہ اسلامی انتظام آیا کہ آیا قسم صدقی

مرحوم جو پرچاہ میں مولانا مودودی مرحوم کے اولین ساتھی

تھے انہوں نے اس دور میں بڑی اور لوگوں میں جذبیاتی

ظہیں کیئیں۔ ان کا شہرہم اکثر پڑھا کرتے تھے

بول شریف اسلامی اکیلت سے سقف و بام کہتے ہیں؟

تیرے دے پر کھڑے ترے دے والی آج تھوڑا کلام کہتے ہیں!

گویا تم نظام اسلامی کے دروازے پر کھڑے

وںک دے رہے تھے اور دروازہ کھلنے کے منتظر تھے۔

1956ء میں پاکستان کا اسلامی دستور بن چکا تھا

اور اب انتخابات ہونے والے تھے، لیکن 1958ء میں

اس گزاری کو پڑھی سے اتنا دیا گیا۔ یاد رہے کہ دنیا میں

ایشیں یعنی کے سب سے بڑے ایجنسیت ہبودی ہیں اور ان

کا سب سے بڑا آنکھ کار امریکہ ہے۔ امریکہ نے پاکستان

کے کمائڈا اچیف جرزیں ایوب خان کو اپنے ہاں بالا کر کے

کی پیچھے گی اور اس نے اپس آکر دستور یہ کوئی لپیٹ دیا۔

وہ دستور یہ کم کر دیا اور مارٹل لائنا فذ کر دیا۔

بڑی تعداد مذہبی روحانی رکنیت و اولوں کی بھی ہے، لیکن ان کا تصور بھی مذہب کا ہے دین کا انتقالی تصور موجود نہیں دین کو قائم کرنے کی چدید مدد کا کوئی بند پرستی۔ چنانچہ اس دوران یاوس و آئیہ کی کیفیت مسلسل پلٹی رہی، جس میں مایوسی غالب رہی۔

ضرورت رشتہ

لاہور میں رہائش پذیر، تعلیم یافت فیلی، پروفسر (رینائرڈ) کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم می۔ ایس ایکٹشنس لیبریج کے لیے دینی مزمان کے حال، ہم پلے، تعلیم یافتہ اور برسرور ذکار لے کے رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔
براءے رابطہ: 0311-4096639

(اشتہار دینے والے حضرات توٹ کر لیں کہ اداہہ ہذا صرف اطاعتی روں ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی مددواری ہوں گے۔)

یہاں پر خیر کی طرف کوئی پیش قدمی ہو جائے اور یہیں اپنا بھولا ہوا سبق یاد آجائے کہ ع” (کمی بھوئی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے راہی کو؟) (جادی ہے)



اس کے بعد جب فروری 2008ء میں انتخابات

کے انعقاد کا اعلان ہوا تو بڑا شدید خطرہ تھا کہ ان میں وحدتی ہو گئی اور تحریک چلی گئی جیسے 1977ء میں پھر کے خلاف تحریک چلی تھی۔ اس کے بعد شدید اندریش تھا کہ اگر یہاں بد انسانی پیدا ہو گئی تو ایک طرف سے نیز فور سراور و درمری طرف سے بھارتی افواج پاکستان میں داخل ہو جائیں گی۔ اخبارات میں اطلاع آئی تھی کہ بھارتی افواج کو ارت کر دیا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے اپنی کی بڑی ملک میں اس کے قیام کے لیے داخل ہونا پڑے۔ لیکن پاکستان میں افواج کو ایک خطرات و خدشات“ کے نام下 میں پھر سے کثیر پیچے کی صورت میں شائع ہوتا ہے۔ اس وقت واقعہ میں بڑی کیفیت تکلیف بڑا بیوی کے اس مصعرے کا مصداق تھی کہ ع” اُڑتے اُڑتے دُور اُڑن پر آس کے پیچی ڈوب گئے!“ اس انتباہی مایوسی کی بنیاد پر یہ تھی کہ پاکستان اپنے جو دنیوں کو کچھ کر کچھ پہنچ مقصود کے لیے قائم کیا تھا اس مقصد کی طرف کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی۔ یہ ایک ظریغی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا، کوئی نسلی اسلامی یا طلاقی ریاست نہیں تھی۔ وظیطت کی توافق کے ہم نے یہ ملک بنایا تھا، لیکن اس ملک میں ظریغی پاکستان یعنی دین اسلام کیسی نہیں۔ اسلام ہے تو مذہب کی صورت میں ہے، لیکن اسلام تو دنیا میں تو مذہب کی صورت میں ہے۔ پھر کا ہے کو لاکھوں جانیں دے کر یقین کروائی گئی؟ مسجد ہیں تو دہا بھی ہیں۔ مسجدیں تو امریکہ میں بھی ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن وہ اسلام کا نظام عمل اجتماعی اور اس کے اصول حریت و اخوت و مساوات کا ہاں ہیں؟

امیریتِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(2 تا 8 فروری 2023ء)

جعارات (02 فروری) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔

جبعد (03 فروری) کو قرآن اکیڈمی لاہور کی مسجد میں اجتماع جمع سے خطاب کیا۔ ”امیر سے ملاقات“ کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔

ہفتہ (04 فروری) کو نائب امیر کے ہمراہ شعبہ جات سنگ و بصر، تربیت اور نظامت سے میٹنگز میں۔

اتوار (05 فروری) کو دو پہر 3 سے 4و4 بجے میں نائب امیر شعبہ نظامت سے میٹنگ کی۔ بعد نماز عصر امراء اجتماع کے آغاز میں افتتاحی خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

سوموار (06 فروری) کو امراء اجتماع میں صبح 9:30 تا 10:30 بجے ”تنظیم اسلامی اور انتقالی سیاست“، 11 تا 12 بجے ”قوی اور عالمی مظہر نامہ“ بیان کیا۔ بعد نماز ظہر نائب امیر کے ہمراہ صدر انجمن ملتان سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

منگل (07 فروری) کو امراء اجتماع میں 11 تا 12 بجے ”موجودہ دور میں مشین انتقالی سیاستیں کا آخری مرحلہ“ بیان کیا اور 12 تا 01 بجے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بعد نماز ظہر نائب امیر کے ہمراہ صدر انجمن اسلام آباد سے میں نائب امیر ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

بده (08 فروری) کو امراء اجتماع میں 12 تا 1ک بجے اختتامی خطاب فرمایا۔ بعد نماز ظہر کراچی روں آگئی ہوئی۔

نائب امیر سے یقینی امور کے حوالے سے رابطہ رہا۔

جاندار تحریک ہے۔ مجھے محسوں ہوا کہ شاید ہم سے کہتا ہوئی ہوئی ہے، لیکن ان کا تصور بھی مذہب کا ہے دین کا انتقالی تصور موجود نہیں دین کو قائم کرنے کی چدید مدد کا کوئی بند پرستی۔ چنانچہ اس دوران یاوس و آئیہ کی کیفیت مسلسل پلٹی رہی، جس میں مایوسی غالب رہی۔

میری مایوسی کی کیفیت آج سے سازھے چار سال پہلے اس انتباہ کو پہنچ کی کہ مجھے محسوں ہوا تھا کہ اس پاکستان کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ 29 فروری 2004ء کو میں نے قرآن آئینہ میریمیں پاکستان کے مستقبل کے بارے میں جو خطاب کیا تھا اس کے اخباری اشتہار کا عنوان یہ دیا تھا: ”کیا پاکستان کے خاتمے کی ایسی لمحتی شروع ہو گئی ہے؟“ یہ خطاب اب ”پاکستان کے

مستقبل کو لاحق خطرات و خدشات“ کے ناموں سے کثیر پیچے کی صورت میں شائع ہوتا ہے۔ اس وقت واقعہ میری کیفیت تکلیف بڑا بیوی کے اس مصعرے کا مصداق تھی کہ ع” اُڑتے اُڑتے دُور اُڑن پر آس کے پیچی ڈوب گئے!“ اس انتباہی مایوسی کی بنیاد پر یہ تھی کہ پاکستان اپنے

دو ہوکی فنی کر کچا ہے جو مقصود کے لیے قائم کیا تھا اس مقصد کی طرف کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی۔ یہ ایک ظریغی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا، کوئی نسلی اسلامی یا طلاقی ریاست نہیں تھی۔ وظیطت کی توافق کے ہم نے یہ ملک بنایا تھا، لیکن اس ملک میں ظریغی پاکستان یعنی دین اسلام کیسی نہیں۔ اسلام ہے تو مذہب کی صورت میں ہے، لیکن اس مذہب کی صورت میں ہے تو دنیا میں بھی ہے۔ پھر کا ہے کو لاکھوں جانیں دے کر یقین کروائی گئی؟ مسجد ہیں تو دہا بھی ہیں۔ مسجدیں تو امریکہ میں بھی ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن وہ اسلام کا نظام عمل اجتماعی اور اس میں اصول حریت و اخوت و مساوات کا ہاں ہیں؟

اس مایوسی میں 9 مارچ 2007ء کے بعد کے حالات و اتفاقات سے کچھ تحریکی تھی کیا آئی جب جس اتفاق رہ چوہ دھری نے آمریت کے خلاف ایسی بہت کھلائی کہ بھاری پوری عذری کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ پھر اس کے بعد جو دکاء کی تحریک چلی اس کا کوئی سیاسی پس منظہ بیسے ہے کوئی سیاسی عزم نہیں ہیں۔ پھر یہ پڑھے کہ خیదہ لوگ ہیں جو مذہل کا کام سے علق رکھتے ہیں۔ یہ جس طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور حقیقتی انسانوں نے بھیلی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک

اس وقت وہ نہیں پڑتا کہ مسلمان ہیں اگر کوئی دنیا کی دلائل کو کہاں کا بھی ہے جو لگے۔

پاکستان کے حالات جو پیش گئے اور اس کے بعد میں کوئی دلائل کے لیے کہاں کا بھی ہے جو لگے۔

اگر ہم مسلمان ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو مانتے ہیں تو پھر ہمیں یہ اجازت نہیں ہے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت کے خلاف کوئی قانون بنائیں۔

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقاء تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حیدر

بے۔ اس لیے کہ قرآن کو تو ہم نے خود چھوڑ رکھا ہے۔ قرآن کی عادات ہم نہ کریں، اس کو بھکھ کی کوشش نہ کریں، ہمارے گھروں میں قرآن کے احکام پر عمل نہ ہو، ہماری عاداتوں میں فیضی قرآن کے مطابق نہ ہوں۔ ہماری معیشت، محشرت اور سیاست کا نظام قرآن کی تفہیم کے خلاف ہوتا کافروں سے کیا گھوڑا، یعنی خود سے ٹکوٹھیں کرنا چاہیے؟ جب تک ہم قرآن سے مغلیق نہیں ہوں گے اور قرآن کے نظام خلافت کو کاغذیں کریں گے تو اللہ کی مدعا ہمارے شامل حامل نہیں ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کے:

(۱) ایقہا الیتی اهمنوا این تکھڑوا اللہ یتھڑ رکھ
و تکھڑت افی افی افکنے ⑦ (محمد) ۱۷۴ اے اہل ایمان!
اگر ملک اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو بیوادے گا۔
اصل میں ہم مرکشوں اور باغیوں سے اس وقت بات کر سکیں گے جب ہم خدا اللہ کے طبق اور فرمادیوں ہوں گے، ہمارے چھفت کے وجود پر قرآن نافذ ہو اور ہماری اپنی ممکتوں میں قرآن کے احکامات نافذ ہوں اور پھر اس ایمانی قوت کے مل بوتے پر اور اللہ پر ٹکل کر کے صرف بیانات نہیں بلکہ اقدام کریں گے۔ ایسا اقدام استاخون کے خلاف ہم رسول اللہ ﷺ کے دوستی میں بھی ہوا ہے اور بعد ازاں بھی۔ حتیٰ کہ جب رہی تکی خلافت 1924ء میں ختم ہوئی والی تھی اس سے کچھ عرصہ پہلے برطانیہ میں سچی شوز ہوئے والے تھے جن میں رسول اللہ ﷺ کی تفہیم اور ازواج مطہرات نہیں کی شان میں گستاخی کا پلان تھا۔ وقت کے طبق نے شیخ کو بیان اور اس سے کہا کہ یہیں ہوں گا۔ شیخ نے کہا کہ انکا فروخت ہو چکے ہیں تو طلباء نے تواریک کا پکار فیصلہ کرے گی۔ چنانچہ برطانیہ کو وہ شوز بند کرنا پڑے۔ نظام خلافت کی درجے میں

ہو گا۔ ظہارک میں تو ہم رسالت ملکیتی ہیں اور تو ہم قرآن کے واقعات بڑھتے چلے جاہے ہیں ایں کی روک تھام کے لئے مسلمانوں کو کیا اقدامات کرنے پڑتیں؟

امیر تنظیم اسلامی: غاہبری بات ہے ان پر درپے واقعات کو کچھ کر ایک مسلمان کا دل تو مکھتا ہے۔ سیندھ میں نیون ممالک اور نیوی اعتماد سے ترقی یافتہ بیانکات کریں تو ایسے واقعات کو رکنا مغرب کی مجبوری ممالک میں۔ ان ممالک میں سوش و ملکیت اور علم کا نظام بہت اونچا ہے۔ پھر انہی معاشروں میں مسلمانوں کو فرمیں آف دی چیز، روازی، عفو و گزر کا دار ہی جاتا ہے۔ لیکن وسری طرف انہی ممالک میں حکومتی سرپرستی میں پر درپے تو ہم رسالت ملکیتی قرآن کے واقعات کا ہونا اور پھر ایسے مجرموں کو تخفیض و نیازہ طبقاً ہے جس سے ان معاشروں کی معرفت کمل کر سامنے آرہی ہے اور ان کا تکرہ و پھر ہے نقاب ہو رہا ہے۔ وسری طرف رول میں ہم مسلمان قی طور پر جلوس اور ملیاں نکالتے ہیں اور اس دروان میں اپنے تھی ملک کی ممالک کا تفصیل کرتے ہیں تو غاہبری بات ہے اس سے ان لوگوں کو توکوئی فرق نہیں پڑے والا۔ بلکہ شاید ہم کافر یعنی بکری کا مکار ہے تو ہوتے ہیں اور اپنے کافر یعنی بکری کا مکار ہے اور تو خدا نو است ہمارا یعنی ملک لوگوں کو ہیں سے تندر کر کے کاڑا ریوں نہ من جائے۔ قرآن کی تاکتیکی ہی تھی کہ ہر ہے؟ اس سے کی پر حدیث مبارک کیا کہیتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی بہت بڑا مکار ہے۔ مکاروں کو کہ کے خواں سے حدیث میں ذکر ہے کہ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت ہے تو اسکے روکو، نہیں تو زبان سے روکو زبان سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو دل میں برا جاؤ۔ آج زبان کی طاقت میڈیا یا سیما ہے۔ جس قدر میڈیا میڈیا میں ترک کرنے کے باعث کچھ کوڈ بیل و خوار کرے گا۔

آن سلم معاشروں اور ملکت خداداد کی حالت دیکھ لیں۔ معاشری، سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور توکی سطح پر دولت و رسوائی ممالک کا معاشری بیانکات کیا جائے۔ اس کا خاطر خواہ اثر

بھی قائم ہو گا، باہ مسلمانوں کی مرکزیت ہو گی تو پھر فتویٰ جاری نہیں ہوتا بلکہ فتویٰ نافذ ہوتا ہے۔ آج ہم فتویٰ جاری کر سکتے ہیں وہ بھی کرنا چاہیے لیکن ہم فتویٰ نافذ کرنے کے پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس لیے کہ ہم نہیں خلاف فتاویٰ اور حکم از رسوی قیام، قرآن کے تعلق اور اس کے نہاد کے لیے کھدا ہونا ممکن کے تینیں پرچار ارشد کر دائے گی۔

سوال: مسلمانوں کا قرآنی احکام کے خلاف قوانین بنانا اور اس کی عملی بحث یہ کیا ہے؟ آج ہم فتویٰ نہیں ہیں؟
امیر تنظیم اسلامی: ایک ہوتا ہے قانونی اقرار اور ایک ہوتا ہے عملی اکابر۔ قرآن نبی اسرائیل کے بارے میں کہتا ہے:

«مَقْلُ الِّذِينَ حَجَّلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَهُ تَخْلُوُهَا مَتَّقْلِ الْجَهَارِ يَتَعَجَّلُ أَنْسَاقًا إِلَيْنَاهُ مَقْلُ الْقُوَّةِ الِّذِينَ كَذَّبُوا إِلَيْنَاهُ اللَّهُ طَ (۵)»
 ”مثال ان لوگوں کی جو حامل تروات بناتے گئے پھر وہ اس کے حال ثابت نہ ہوئے اس گدھ کی (مثال) ہے جو خالی ہے ہوئے ہو کر اس کا بوجھ بہت بڑی مثال ہے اس قوم کی جنہیں نے اللہ کی آیات کو جھلاایا۔“

ای طرح سورہ ابتدیہ میں فرمایا:

«كَيْثَبَ اللَّوْرَأَةُ ظُفُورُهُ خَفَهُ» (القرۃ: 101)

ہم کافرا کو جواب نہیں دے سکتے گے۔
سوال: پاکستان کے موجودہ حالات میں اجتماعی توبہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے لیکن یہ کام ہو گا کیسے؟ کیا تنظیم اسلامی اس سلسلے میں اپنے پلیٹ فارم سے دیگر تم بیان ملاء کرام اور جماعتیوں کے ساتھ مل کر کوئی موثر کرار ادا کر سکتے ہے؟ (مودودی، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: قرآن حکیم کی سورۃ یونس میں قوم یونس کی مثال موجود ہے جس نے اجتماعی توبیٰ تو الشاعلی نے اس پر سے غذاب کو مال دیا۔ لیکن اجتماعی توبہ سے مراد اگر صرف یہ ہے کہ پاکستان کے بڑے شہروں میں لوگ مجھ ہوں اور اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کر لیں تو ہم اس کے قائل نہیں ہیں بلکہ تو پہنچنے کے لیے ایک مرتبہ آگئے توبہ کی اور پھر کھل چلے گے۔ مل توبہ یہ

ڈنمارک میں تو میں رسالت کے ایک واقعہ کے بعد جب سعودی عرب نے ڈنمارک کی پرروٹ لش پر پانڈی لکائی تو تھوڑے دنوں میں ہی ڈنمارک کے سفیر اور وزیر کو آگر مقدرات کرنا پڑی۔

ہے کہ ہم اپنی روشن کو بدیں، قرآن سے ہے وقاریٰ چھوڑ دیں، انقدر سطح پر بھی سماں کیا کیا، وہ بھی زبان سے اقرار کرتے ہیں مگر عملاً اس کا اکادر کرتے ہیں، اس پر قرآن نے ان کو بحث یہ کرنے والے کہا۔ اسی حکم کی پاؤ داش میں ان پر ذات و رسولی مسلط کر کری گئی۔ اسی طرح اسلام جنہوں یہ پاکستان، قبراء و امام مقاصدہم نے پاس کر دی۔ کرد یا کہ یہاں کتاب و مصنف کی بالادعی ہو گی۔ ملک 75 برس ہو گئے، بلکہ ہر بے کتاب و مصنف کی بالادعی؟ ہمارے پاں وہ کاظم جعل رہا ہے جو احمدیہ ریسیے خلاف اسلام کو ایمان ہمارے ہاں بنانے جاتے ہیں، شریاب اور جوئے پر کوئی پانڈی نہیں ہوا کہی تھیں مگر ہمارے ہاں موجود ہیں۔ ہمارے ہیکل یا قصیش کے پیلے پر بیکش ہمارے ہاں موجود ہے۔ لیکن ہم درجے کے ساتھ سرکشی کر رہے ہیں۔ چنانچہ اجتماعی توبہ ہو گئی کہ ہم ان سرکشیوں سے باہر آ جائیں اور جس مقدار کے لیے یہ ملک یا تھام مقصود کرو رکھیں۔ یعنی شریعت کے نزدیک اسلام کی سطح پر بات ہو سکتی ہے کہ وہ ہوئی جواب دے سکے ہیں؟ بہر حال اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہوئی کر رہے ہیں اس کی ہمیں نہ مت کرنی چاہیے۔ جو خارقی تو قوی اور امت کی سطح پر بات ہو سکتی ہے وہ ہوئی چاہیے مگر ہم خود بھی اپنے اگر یا انوں میں جمکان کر کے بھیں کہ میر قرآن کے ساتھ اور ان کے ساتھ چیزیں وہ کیا ہے؟ جب تک ہم اپنے اس روایت کو سعدیاریں گے نہیں، قرآن کا نہاد کیا تھا؟ اسند گیوں پر نہیں کریں گے اور اس کے نظام کو قائم نہیں کریں گے تک

تمارا مسلمان بھائی دین پر عمل کر رہا ہے، دین کی دعوت کے لیے کوشش کر رہا ہے اور دین کی اقامت کی جدوجہد کے لیے لگی درجے میں کوشش کر رہا ہے تاہم اس کے لیے خوبی چدیات ہیں۔ انہوں نے دو جامتوں کا ذکر کیا اور ان کے درمیان فرقہ کوئی واضح لیکا۔ ایسے علاقوں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں ان کے پارے میں ایک رائے یہ ہے کہ وہ علمی اختلاف رکھیں کیونکہ حرم نہیں ہے مرثیت کا ایک آزاد بلند ہوئی چاہیے۔ یہ اصول ہم جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں کے لیے بھی دیتے ہیں لیکن بالخصوص غیر مسلم معاشروں کے مسلمانوں کے لیے تاریخ مورثہ ہی ہے۔ پھر یہ فرمادے ہیں کہ وہوں مجھے پوچھ دیں تو کیا کرو؟ ایک تو میں ان کو مشورہ دوں گا کہ آپ انتہار کیوں کر سکتے ہیں۔ البتہ انتہار کے لیے کچھ اصولی باتیں آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں:

۱۔ جماعت کے پیش نظر اللہ کی زینت پر اللہ کا دین قائم کرنا ہو اور علی الاعلان اس کا اظہار کرے اور اس کے لیے محنت بھی کر دیں۔

۲۔ وہ جماعت بیت کی بنیاد پر ہو۔ کیونکہ آن عکس، سنت رسول ﷺ کیمیراث اُنیٰ پیغام برinger، بحکم کرام کے دور خلافت راشدہ اور جودہ صد اونٹ کی تاریخ سے امت میں اعتماد سازی کا طریقہ بیت و الابہ۔

۳۔ وہ جماعت اپنی دعوت اور تربیت کے امور کے لیے قرآن حکیم کیوں جیادی حیثیت دے۔ سورۃ الحجۃ آیت ۲ میں کسی اکرم محبیتی کے پیارہ باوی کی رفکس کا ذکر کرتا ہے فرمایا: **﴿يَتَّلَوُ عَلَيْهِمْ أَيْنَهُ وَيَنْزِلُهُمْ وَيَعْلَمُهُمُ الْكِبَرُ وَالْحَكِيمُ﴾** ”بُوanon کو پڑھ کر ساتھا ہے اس کی آیات اور ان کا تذکرہ کرتا ہے اور انہیں تعمید دیتا ہے کتاب و حکمت کی۔“

۴۔ جماعت اسوہ رسول ﷺ کی مطابق کے مطابق اقامت دین کی جدوجہد کر دی۔ ارشاد باری اقامتی ہے:

﴿الْقَدْكَانَ لَكُمْ فِي دِرْسُولِ اللَّوْاْسُوَةِ حَسَنَةٌ﴾ (الارجاء: ۲۱) ”اے مسلمانو! تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین موجود ہے۔“ اس کے لیے داڑھ امراء حکم کے بہت اہم خطبات (۱)۔ مخفی انتقال بہبودی پرستی، (۲)۔ رسول انتقال سلسلہ کا کاظم انتقال، ”کتابیں“ میں موجود ہیں۔

۵۔ جماعت میں ہم جانا چاہا رہے تاہم اس کے برائی فروکوں نہیں میں برا واقعہ صالح ہوگا اور اُنھیں کوئی ہوگی۔ آپ صرف اس جماعت کے ایک کوئی ہبے سے بکھیں۔

کریں یا اتوار کو کریں۔ اسی طرح اتفاق رائے سے اوقات کا رکو تھیں کیا جا سکتا ہے۔ مگر جن چیزوں کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے ان کو تہاری کوئی رائے، جماں پریشت، ہماری عدا ایسیں حال تاریخیں دے سکتیں۔ کوئی بھی مسلم حکومت شریعت کے منافی قانون نہیں بن سکتی۔ جس طرح انفرادی سلسلہ پر اللہ کی بندگی لازم ہے اسی طرح اجتماعی سلسلہ بھی لازم ہے۔ قرآن کتاب ہے کہ اس وقت دنیا میں کسی ملک میں شریعت ناذنہ نہیں ہے اور مختلف ممالک میں یہ فتحی مکاتب گلری موجود رہے۔ مخفف بینا عقیص کام کر رہی ہیں۔ سوال ہے کہ کیا ان کی خواہش بحق ہے؟ بالکل حقیقی ہے شرطیہ یہ کتاب و مفت کی دلیل پر ہوں، ان کے عقائد مخفف طبیعی ہوں اور ان کا طریقہ کار کتاب و مفت کے مطابق ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اصل مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جب کوئی اپنی جماعت کو احمداء کی سلسلہ پر جائے اور وہی کرے کہ صرف میں ہی حق پر ہوں باقی باطل ہیں تو قطاطل ہو گا۔ احمداء تو پوری امت شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی خلاف فیصلہ ہوں تو قرآن کرتا ہے:

﴿وَمَنْ لَمْ يَتَّقِهُ يَهْمَا آتَى اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّمِينُ﴾ **﴿الظَّلَمُونَ﴾** **﴿الْفَسِيْقُونَ﴾** **﴿(الْمَدْحُونَ)﴾** اور جو اللہ کی امتیاں ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔ اور جو فیصلہ نہیں کرتے اللہ کی امتیاں ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔ اور جو لوگ فیصلہ نہیں فیصلہ کرتے اللہ کے امتیں ہوئے احکامات و قوانین کے مطابق وہی تو قوافیں ہیں۔“ باقی اسلامی اذکر اسرار احمداء کیتے ہیں کہ یہ اللہ کے تن اسی بات کا ذکر فرماتے تھے۔ ہمارے لئے جو مخفف مطابق اسلامی اولیٰ کتاب کے بیک ناتائل اور ازنائل میں پر عبارت کوئی ہوئی ہے کہ تظییم اسلامی قطعاً احمداء کیتے ہیں ہے۔“ تم تمام جماعتوں اور دو مکاتب فلکے پارے میں اچھاگان رکھتے ہیں البتہ علیٰ اختلاف ہو سکتا ہے جو صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ علمی اختلاف ایک ہے لیکن تقریق پیدا کرنا بالکل دوسری ہے جس کی منافع کے دین کی نصرت اور اس کو ہدوانشان میں قائم کرنا ہے۔“ اللہ تعالیٰ ہیں تقریق بازی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئیں!

سوال: جماعت میں تحریک اقامت دین کی خاطر دو بنیادی حکیمیں کام کر دیں۔ دونوں کا ناصب اُنہیں اللہ کے دین کی نصرت اور اس کو ہدوانشان میں قائم کرنا ہے۔ ایک جماعت اسلامی پہنچ دوسری وحدت اسلامی پہنچ لیتی ہے اور جماعت اسلامی فقط فارم پر کریتی ہے۔“ جماعت اسلامی مختلف طریقے پر علیٰ جس میں خدمت خالی، قیام عمل و قطف قلم اسلامی کا فروغ شاہل ہے۔“ جماعت اسلامی اپنے نصب اُنہیں کی خاطر بالکل صاف مسلمانوں کو پوچھ دیتی ہے کہ ہمہ مسلمانوں میں نظام بال میں کام کر جائے کام کر دیں۔“

تو خلافت کے مطابق اسلامی اس احتجاج کرتی ہے۔“ جماعت اسلامی کے کام کرنے کے روز بیرون میں ڈالے جاتے ہیں مگر وہ لوگ اللہ کے فضل سے دین کی سچی تحریک کرنے کرے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ کون یہ جماعت میرے لیے بہتر ہے؟ میں دونوں کو پسند کرتا ہوں۔“ (محمدخان، بخارت) امیر تنظیم اسلامی: اگر ہم مسلمان ہیں اور اللہ سبحان و تعالیٰ کو مانتے ہیں تو پھر میں یہ اجازت نہیں ہے کہ تم اللہ سبحان و تعالیٰ کی شریعت کے خلاف کوئی قانون بنا سکیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی حرمت نہیں ہے۔“ (ان الحکمَ الْأَدْبُرُ) (یوسف: ۴۰) انتیار مطلق تو خوف انسانی کا ہے۔“ اسی طرح سورۃ الجارج میں فرمایا: **﴿لَا تُقْنِيْمُوا ابْنَيْنِ يَكِيْنِيْلِ اللَّوْهِ وَرَسُوْلِهِ﴾** (ایت: ۱) ”مُسْتَأْنِدَ بِرَوْحَ اللَّهِ اور اُس کے رسول سے۔““ مُسْتَأْنِدَ بِرَوْحَ اللَّهِ اور اُس کے رسول سے۔“

ان حدود سے ہم باہر نہیں کل کتے۔ البتہ بہت سے معاملات میں شریعت نے ہمیں خود گھنیش وہی ہے۔“

ہم مسلمانوں کو پر شریعت نے کوئی باندہ نہیں لگائی کہ بخت کو چاہیں۔ اتفاقی پیش کا ہوا ملک شے ہے لیکن لکھنی سے بنا کل دوسری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں کسی ملک میں شریعت ناذنہ نہیں ہے اور مختلف ممالک میں یہ فتحی مکاتب گلری موجود رہے۔ مخفف بینا عقیص کام کر رہی ہیں۔ سوال ہے کہ کیا ان کی خواہش بحق ہے؟ بالکل حقیقی ہے شرطیہ یہ کتاب و مفت کی دلیل پر ہوں، ان کے عقائد مخفف طبیعی ہوں اور ان کا طریقہ کار کتاب و مفت کے مطابق ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔“ اصل مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جب کوئی اپنی جماعت کو احمداء کی سلسلہ پر جائے اور وہی کرے کہ صرف میں ہی حق پر ہوں باقی باطل ہیں تو قطاطل ہو گا۔ احمداء تو پوری امت مسلم ہے۔ الحمد للہ! اب ای مکاتب فلکے پر ایمان! اسلام میں داخل ہو۔“

سوال: جماعت میں تحریک اقامت دین کی خاطر دو بنیادی حکیمیں کام کر دیں۔ دونوں کا ناصب اُنہیں اللہ کے دین کی نصرت اور اس کو ہدوانشان میں قائم کرنا ہے۔“ اللہ تعالیٰ ہیں تقریق بازی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئیں!

سوال: کیا حکومت نظام اسلام سے بہت کر قانون بنا سکتی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اگر ہم مسلمان ہیں اور اللہ سبحان و تعالیٰ کو مانتے ہیں تو پھر میں یہ اجازت نہیں ہے کہ تم اللہ سبحان و تعالیٰ کی شریعت کے خلاف کوئی قانون بنا سکیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی حرمت نہیں ہے۔“

بنا سکتی ہے۔“ (ان الحکمَ الْأَدْبُرُ) (یوسف: 40) انتیار مطلق تو خوف انسانی کا ہے۔“ اسی طرح سورۃ الجارج میں فرمایا: **﴿لَا تُقْنِيْمُوا ابْنَيْنِ يَكِيْنِيْلِ اللَّوْهِ وَرَسُوْلِهِ﴾** (ایت: ۱)

معاملات میں شریعت نے ہمیں خود گھنیش وہی ہے۔“

اگر کوئی کلمیان ہو کر اس میں اخلاص بے لذت ہے، دکھاوا اور دنیاواری نہیں ہے تو اللہ کا نام لے کر اس میں شamil ہو جائیں۔ ہم یہ پانچ معاشرات لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ مشورہ بھی کر سکتے ہیں، وہاں کے سینی حقائق کیا ہیں آپ بتیر جانتے ہیں۔ آپ اخخارہ کر سکتے ہیں اور اس کے بعد اللہ کا نام لے کر کسی مقاعدت میں شamil ہو جائیں۔ اگر کل بہتر جائے توہاں پڑھ جائے گا۔ ذاکر صاحب فرماتے ہے کہ آج یہ مریعہ مقاعدت ہو اتنی کارکن لیکن اگر بہتر جائے توہاں میں پڑھنے کی وجہ سے کوئی آسکش اور ارادہ بھی دیکھا۔ دو کے گاہے اسلامیتی ذات کی حکم میں کوئی آزاد اور اسائش بھی نہیں۔ یعنی ایک غوطہ یا تھال ہے تو جب جہنم میں کوئی پڑے گا تو تعالیٰ کیا ہو گا۔ ماچ کی تیل چند ہنڈن کے لیے ہم براشتہ نہیں کر سکتے چ جا چکی کی کے کہ میں جہنم میں اپنی سزا بھگت کرایا جاؤ گا۔ بہر حال جہنم کے حوالے سے یہ ملی راءے بعض اسلاف نے جہنم کی بے جبور علماء کی رائے شنیں ہے۔ ہمارا اصل منصب یہ کہ کس عذاب سے کیے گا کچھ کارا پا چاہیے۔ اس کے لیے لوٹش کرنی چاہیے جو اس کے سامنے کوئی نہیں۔ اس کے سامنے کوئی نہیں پڑھنے کے حوالے سے یہ ملی راءے بعض مریدت پڑھ کر رہا کہ ذکر کرتے تھے۔ یعنی بھی اپنی طبقے ہمیدان علم کا ہے اور وہاں عمل کی بنیاد پر ہی پڑھتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر اسیکی رائے ہے جو ایک بڑا آتا ہوئے اسلاف میں سے بھی کسی کی رائے کا ذکر کرتے تھے۔

سوال: ایک عالم نے کہا تھا کہ ذاکر اسرارِ حمد کے عقیدے میں جنت، جہنم، آخرین ختم ہو جائے گی۔ کیا یہ صحیح ہے؟ (محمد عزیز، بخارت)

امیر تنظیم اسلامی: ایک حساس علمی سوال ہے۔ باقی قسم اسلامی ذاکر اسرارِ حمد کے لفکتوں کے تھے تو بعض مریدت پڑھ کر رہا کہ ذکر کرتے تھے۔ یعنی بھی اپنی راءے کا بھی ذکر کرتے تھے مگر ذاکر کی رائے کا ذکر کرتے ہوئے اسلاف میں سے بھی کسی کی رائے کا ذکر کرتے تھے۔

قرآن حکم میں اکثر میکون پڑھت اور جہنم کے لیے ابدا کے الفاظ آتے ہیں اور امت کے جبور علماء ای قیاسے کے قائل ہیں اور ذکر کی رائے میں ہے کہ جنت اور جہنم بیش کے لیے ہیں۔ البتہ قرآن میں دو مقاتلات (سورہ العنكبوت اور سورہ الرین) یہیں جہنم کے لیے ابدا کے الفاظ نہیں آئیں مگر وہاں مجاز نامی "شامل ہیں" کی ایک رائے یہ ہے کہ شاید جہنم بیش کے لیے نہ باور ذاکر صاحب نے ان حضرات کا ذکر کر کے اسی بات کا ذکر کرہ فرمایا ہے۔ اللہ اعظم اصل بات یہ ہے کہ ہم کا اصل منصب کہ کماری تو چڑیہ اس پر جائے۔

سوال: تم توبہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل
سوال: اگر ہم میں تو کہ تم نماز اللہ کے لیے پڑھ رہے ہیں اور سامنے قبر موجود ہو تو اس کے بارے میں کیا ختم ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ اگر اسرا ارادہ بھی نہیں پھر بھی اس کو کمرہ دکھانا ہو ہے۔ لیکن پسندیدہ نہیں ہے۔ اس سے بالکل ابتدا کر کنچھی ہے۔ درمیان میں کوئی دیوار یا رکاوٹ ہے تو تکلی نہیں توہاں میں صحیح ہے۔

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھنا ہے۔ کی وہی پوچھتے اسلامی کی وہ سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

بعض احادیث میں یہ ذکر مکتابے کے کوئی صاحب ایمان جو بہت زیادہ سرکش تھا، ہر یاد پر ایکوں میں جتنا تھا وہ اپنی سرکشی کا اور تحریکی زندگی میں اس توہیت کے مسائل کیجا گے۔ ہمارے بعض اخوات میں داعش جو اسی کا جواب دیتے ہیں تو پہلے ان احادیث کا ذکر کرتے ہیں

جبکہ بچلی امتوں نے انجیا کی تجوہ کو جیدہ گاہ نیایا تھا تو اللہ کے نی سلسلہ تھے اُن پر اعتماد فرمائی اور اللہ کے نی سلسلہ تھے اس سے منع بھی فرمایا۔ وہی بات ہے کہ قبرستان میں مردوں کو نہ کرنا ہی مقصود ہے اور زندوں کے لیے یہ ہے کہ وہ گاہے بگاہے کا جو برہت حاصل کریں۔ دعا تو زندن پر کہیں بھی ہو جائی۔ ہر جا ایک ناس قبرستان پہنچتا ہے توہاں کے اندھر سمجھ بنا نہیں ہوتی۔ بعض بھی توہاں کے آبادیوں کے درمیان میں آنے گئے اور ان آبادیوں کے لیے لوگوں کے ساتھ کہیں سمجھ بنا دی گئی جو توہاں طرح کے معاملات بھی کچھ علاقوں میں پیش آتے ہیں تو پھر ان سوالات کے جوابات دینا پڑتا ہے۔ بعض مردجے ایسا ہوتا ہے کہ جہاں کوئی نماز ادا کر رہا ہے تو بالکل سامنے قبریں ہیں توہاں پارے میں سارے ہی علماء منع فرماتے ہیں۔ سب نے حقیقت ایک یہ بات یاد کی ہے کہ کوئی دیوار پر وہ دھاکا ہو گا۔ کام قریب اپ کے سامنے کھلی نہ ہو تو اس نماز جائز ہے۔ اگر اسی سمجھے ہے جو قبرستان سے بالکل بہت کرے اور اس کی دواریں ہیں توہاں میں تھقا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ نے خاص سمجھ بیوی سے پوچھتے کہ اس کا ذریعہ فرمایا۔ ہم جانتے ہیں حضور ﷺ کی قیام بھی، وہیں رہا۔ حضور کی تذمین بھی وہیں ہوئی۔ یہ ایک خصوصی معاملہ بھی ہے۔ ہر جا ایسا عاشق بھائی کی اجاتست سے صدقت اکبر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں مبارک دہاں پر ہیں۔ ایک قبری جگہ دہاں پر خالی بھی ہے۔ ساپد کے اندر تجوہ کے معاملے میں تمام علماء فرماتے ہیں کہ قطعاً اس کی وجہ نہیں ہے۔ بعض جگہ پر کہیں داکیں کوئے پر یا بھی کوئے پر ہیں۔ سمجھ بیوی وہی کے اندر نہیں اور وہ نماز ادا کرتے اور اس کے سامنے کھلی ہوئی نہیں ہیں۔ توہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل

سوال: اگر ہم میں تو کہ تم نماز اللہ کے لیے پڑھ رہے ہیں میں اس کے بارے میں کیا ختم ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ ابھی تھے میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ اسی سے دو ایشیں بھکھا گئیں اور زندگی کا یوں کامیابی کیا ہے۔ اس نے احتیاط کر لیا۔ میں علمی مباحث کی تھیں نہیں کر رہا ہیں، مہاراؤں کی میانہ کامیابی ہونا چاہیے۔ اللہ کرے اس کا اصل منصب یہ ہے کہ ہم کا اصل منصب کہ کماری تو چڑیہ اس پر جائے۔

سوال: تم توبہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل
سوال: اگر ہم میں تو کہ تم نماز اللہ کے لیے پڑھ رہے ہیں میں اس کے بارے میں کیا ختم ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ ابھی تھے میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ اسی سے دو ایشیں بھکھا گئیں اور زندگی کا یوں کامیابی کیا ہے۔ اس نے احتیاط کر لیا۔ میں علمی مباحث کی تھیں نہیں کر رہا ہیں، مہاراؤں کی میانہ کامیابی ہونا چاہیے۔ اللہ کرے اس کا اصل منصب کہ کماری تو چڑیہ اس پر جائے۔

سوال: تم توبہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل
سوال: اگر ہم میں تو کہ تم نماز اللہ کے لیے پڑھ رہے ہیں میں اس کے بارے میں کیا ختم ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ ابھی تھے میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ اسی سے دو ایشیں بھکھا گئیں اور زندگی کا یوں کامیابی کیا ہے۔ اس نے احتیاط کر لیا۔ میں علمی مباحث کی تھیں نہیں کر رہا ہیں، مہاراؤں کی میانہ کامیابی ہونا چاہیے۔ اللہ کرے اس کا اصل منصب کہ کماری تو چڑیہ اس پر جائے۔

سوال: تم توبہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل
سوال: اگر ہم میں تو کہ تم نماز اللہ کے لیے پڑھ رہے ہیں میں اس کے بارے میں کیا ختم ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: قاتوی میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ ابھی تھے میں اس کو کمرہ دکھانا ہے۔ اسی سے دو ایشیں بھکھا گئیں اور زندگی کا یوں کامیابی کیا ہے۔ اس نے احتیاط کر لیا۔ میں علمی مباحث کی تھیں نہیں کر رہا ہیں، مہاراؤں کی میانہ کامیابی ہونا چاہیے۔ اللہ کرے اس کا اصل منصب کہ کماری تو چڑیہ اس پر جائے۔

سوال: تم توبہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ والہا مل

29 ربیعہ الثانی 1444ھ / 21 ربیعہ الثانی 2023ء

پاکستان کو شکستات سے بچانے والی یادی ہی رائج ہے کبھی کبھی کوئی ٹھہر جائیں گے لارڈ گلزار شریٹ مول جن کی طرف آئیں ہے ایپ بیگ مول

ڈینالٹ کی صورت میں جتنا ایک عام ملک کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے، پاکستان کو اس سے کئی گناہ نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے
کیونکہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی اور اسلامی مجہک اہمیت کا حامل ایٹھی ملک ہے: رضاۓ الحق

کرپشن: پاکستان کی معاشی زبتوں حلی کی ایک بڑی وجہ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفہود پر ڈرام "زیادتہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تحریریہ نگاروں کا اظہار خیال مزید دیکھیں: زندگی احمد

سوال: پاکستان کی معاشی بدحالی میں کرپشن کا کتنا نظام کی ناکامی بھی کرپشن کی حوصلہ افزونی کی وجہ سے۔ ہم عمل ہیں، پاکستان کرپشن کے حوالے سے بہتر کی جائے ایتھری کی طرف گامزن ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

رد: پاکستان کی معاشی بدحالی میں کرپشن کی تاریخ کا جائزہ 140 دین میں سے بحارت 75 سال میں منزے کا نام ہی نہیں ہے۔ رہا۔ لکھنؤں میں رپورٹ کرپشن تو 180 ملک میں سے بھارت میں رہا۔ اس کی کیا وجہ؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی

معاشی حالت 60 کی وہی میں مشابی اور قابل ترقی۔ آج کے ترقی پر مرماں کی جن میں چین، سنگاپور، سوچی ہجھ کو ریاد ہمیشہ شامل ہیں وہ بھی اس وقت ہمارے پانچ سالہ محتسبوں کی اقلیٰ کرتے ہے۔ خاص طور پر چین میں سے آج

ہمیں رہا۔ اس کی وجہ ہے کہ کہاں کتنی کی بھی کو ریاد ہمیشہ شامل ہے کہ وہ بھی اس وقت پر بھی خاتما کرتا ہے۔ اس وقت پر کہاں کتنی کی بھی کو ریاد ہمیشہ شامل ہے کہ وہ بھی اس وقت ہمارے پانچ سالہ محتسبوں کی اقلیٰ کرتے ہے۔ خاص طور پر چین میں سے آج

ہمیں رہا۔ اس کی وجہ ہے کہ وہ بھی اس وقت پر بھی خاتما کرتا ہے۔ اس وقت پر کہاں کتنی کی بھی کو ریاد ہمیشہ شامل ہے کہ وہ بھی اس وقت ہمارے پانچ سالہ محتسبوں کی اقلیٰ کرتے ہے۔ خاص طور پر چین میں سے آج

ہمیں رہا۔ اس کی وجہ ہے کہ وہ بھی اس وقت پر بھی خاتما کرتا ہے۔ اس وقت پر کہاں کتنی کی بھی کو ریاد ہمیشہ شامل ہے کہ وہ بھی اس وقت ہمارے پانچ سالہ محتسبوں کی اقلیٰ کرتے ہے۔ خاص طور پر چین میں سے آج

ہمیں رہا۔ اس کی وجہ ہے کہ وہ بھی اس وقت پر بھی خاتما کرتا ہے۔ اس وقت پر کہاں کتنی کی بھی کو ریاد ہمیشہ شامل ہے کہ وہ بھی اس وقت ہمارے پانچ سالہ محتسبوں کی اقلیٰ کرتے ہے۔ خاص طور پر چین میں سے آج

ہمیں 85 دین سبز پر بے جا بک پاکستان 140 دین بھی پر ہے۔ میں ایک نیم حصیتی چاہے تاکہ وہ جا کر علوم کو سکے کہم سے پیچے جو 40 ملک ہیں ان میں کون سی ایس کرپشن ہوئی ہے جو یہاں پر نہیں ہوئی۔

رد: پاکستان کی تاریخ کا جائزہ 140 دین تو قیام پاکستان کے بعد قائم عظم کا مختصر درجہ حکومت ہے۔ ان کے بعد یہاں طاقت کامران اور محور یورپ کیسی میں بھی اور رسول یورپ کریں بڑے بھائی طرح اور اسٹینشنس بین عُمری یورپ کریں چھوٹے بھائی کی طرف گامزن ہے۔ بھائی داد رہ کریں۔

مرتبہ: محمد فتح چودھری

حقائق ہمارے سامنے ہیں۔ 13 ہلین ڈاڑھ کا قرضہ ہے، اگر اس کا آڈٹ کروادیں تو پاکستان میں کمیں لگا جاؤ۔ حکومتی نہیں دیتا۔ ترقی کے حوالے سے پاکستان 1960ء میں جہاں تکڑا تھا اس سے بھی پیچے تھے تو وہ سارا قرضہ کہاں گیا۔ اس معاشی بدحالی کی وجہات میں اتر پارے دری اور موادیٰ سیاست کمی شاہی ہے۔ ان ساری ہاتھوں کو کمی تو گواہی کرنے کا نامہ بنایا۔ آسان جو جاتا ہے کہ ہمارا تو قومی مزانہ بن گیا۔ اس کے بعد جب بیہاں مجاہدین اور الامتیں پھیل کر ملک نہیں کر پکڑ کر کیسے پیچے تھی تو گواہی سے مکمل کوکھ دیا۔ اس میں کوئی ٹھیک نہیں کر پکڑ کر کیسے پیچے تھی تو کوئی کمی ہے جو جاتا ہے کہ جس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ

جن پر ایسا ہو جاتی ہے۔ لیکن هر جگہ چور دوڑے ہے۔ جب تک کوئی کمی کو کھو تو کس کی جھوٹی میں ہوئی ہے۔ بیہاں کا گامران کر دیا۔ اس میں کوئی ٹھیک نہیں کر پکڑ کر کیسے پیچے تھی تو کوئی کمی ہے جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ

سو دی میٹی توبے لیں گے۔ اس کے ساتھ دوسرا وجہ جو جاتا ہے کہ جس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ جو جاتا ہے کہ جس کو کھو تو کس کے پاس جتنا اختیار ہے وہ

لیکن کوئی بھی کیس مختلط انجام سکے۔ پیچاہی جس کی وجہ سے لوٹی ری طرح ملوٹت ہیں۔ ان کے خلاف کیس بھی بنے۔

سوال: پاکستان کی معاشی حالت بھی مشابی اور قابل غیر سے لوٹی رہی ہے۔ اس وقت دو اپنے سے عمل کی۔ بھائیوں کے سامنے ایسا ہے۔

یہاں واقعی شرعی عدالت کا سود کے خلاف فیصلہ موجود ہے۔ پارلیمنٹ میں قانون سازی کی جائے اور بنیان اتواء میں اور ان پاٹخون آئی تم اپنے سے بات کی جائے کہ ہماری واقعی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ مم اب سودی لین میں حریض اداوں کیوں ہوں گے، پارلیمنٹ بھی ہی طرز پر مل پاس کرے جس کو ہمہ دنیل کے طریق پر بھیش کر سکتے ہیں کیونکہ ماشی میں اسی طرح امریکن پارلیمنٹ نے مل پاس کیا تھا کہ پر سلاری نہ نہ ملت ہے تو اس کا پاکستان F-16 نہیں دیے جائیں گے۔ چھ امریکن نے وہ طیارے بنیں دیے تھے حالانکہ انہیوں نے پیسے لے لیے تھے۔ اسی طرح ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اور قرض واجب الداد ہے مگر ہماری عدالت اور پارلیمنٹ کا فیصلہ ہے لہذا ہم سو نہیں دیں گے البتہ اصل رقم اداپیں کریں گے۔ لیکن اس طرح کے بڑے فیصلوں کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی Will ہو اور پرچم حتم ادارے، سیاستدان، افسر، مکری تقی دعویٰ، بیور و کرنی اور عموم وغیرہ سب ایک جنپ پر ہوں۔

سوال: ازدھے حدیث رشوت دینے والا اور لینے والا دفعوں جیسیں ہیں لیکن ہمارے ہاں رشوت لینے والے کو ظالم تصور کیا جاتا ہے اور دینے والے کو ظالم کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ جو یہ قلمون ہے وہ کسی کو رشوت دے کر بہت فائدہ لے لتا ہے۔ اس حوالے سے دینی تعلیمات کیا ہیں؟

ایوب بیگ مزا: عام فرم بات یہ ہے کہ اس میں شریف ادمی کا جینا حرام کر دیتا ہے، اس کے باوجود کوئی صورت ہو ہو کہیں۔ ایک آفریسانہ کارکرکی مطابق صورت ہو ہو کہیں۔ ایک آنے کے سامنے اور دوارے اپنے تھوڑی کاشش کرتا ہے اور مرتبا کیا ہے کہ۔ اسی طرح آپ کا ایک جائز کام رکھا ہوا ہے، لیکن یا سرکاری ایکار رشوت کے بغیر وہ کام نہیں کر سکے جس کی وجہ سے آپ کا لفڑاں ہو رہا ہے تو اپنے ملاعنة اجازت دینے میں ہیں کہ آپ کا اتفاق ہوتا ہے تو اپنے ملاعنة اجازت دینے میں ہیں اپنے جائز کام کے لیے مکمل کام طلبہ پورا کریں۔ لیکن یہ صرف اس صورت میں ہے کہ کام انتہائی جائز ہو اور آپ کی زندگی صورت میں پڑ گئی ہو۔ اس طبقے سے اس کو بھجوں کیا جائے گا۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دیانتدار آفسر دوسروں کی ترغیب کی وجہ سے کہ پہت ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کام کے لیے تھوڑی تاخون نہیں بناتے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ لوگوں کے لیے جان اور سم کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایک بندے نے کیا کچھ کیا اور اس کے کیا کچھ نہیں کیا۔ ایک دوسرے نے کیا کیا اور اس کے کیا کچھ نہیں کیا۔ ایک لفڑا اور اس کے کیا کچھ نہیں کیا۔

وضاء الحق: اس کی دو جھیٹیں ہیں۔ ایک IMF کی شراکت کی بات ہے۔ پچھلے درج عکس میں جب آئی امی کا پیٹھ سرال کے ساتھ اندھی سڑی کے شعبہ بھی کہ سڑی کے شراکا رکھ سکتی تو ان میں ایک یہ شرط بھی تھی کہ سڑی تک کوئوں فرقہ کر کیا جائے اور سب جانتے ہیں یہ پاکستان کے لیے حدود ریاض ہے مغل تھا اور اب یہ ثابت بھی ہو چکا ہے۔ اسی طرح 1988ء کے بعد جب بھی پاکستان آئی ایم اپنے اپنے اپنے بھی دینے لگے تھے۔ اس کے بعد جبوریت میں دھاندن آئے ہیں۔ ایک روزداری خاندان اور دوسرا شریف خاندان۔ اس کے بعد جو کرشم شروع ہوئی اس نے ملک کی ہدایت کردیا اور ملک کو اس احتجاج میں پہنچا دیتھے تھے۔ اس کے بعد جبوریت میں پہنچا دیتھے میں ان دو خاندانوں کا ہاتھ تھے۔ میں پاکستان میں کرپشن کی تاریخ کوئی حصوں میں تسلیم کرتا ہوں۔ 1960ء سے پہلے کرپشن کو bad کہا جا سکتا ہے۔ البتہ worse پڑیں ہوئی ہے جب گورنیوں پر ہوتی ہے اور مبہجاتی ہیں جس کی وجہ سے اشیاء کے ریٹریٹ پر بھی اس کی شرح بڑھاتی ہے۔ کوئتھا کوئتھا خسارہ کمریں اور غیرہ taxation کی indirect میں زیادہ تر بات کی جائے تھے پاکستان میں کہہ سکتا ہے۔ البتہ بھوگی۔ جیسے اب پڑوں کی قیمت میں 30 سے 40 روپے اضافہ ہو رہا ہے۔ جیسے جو کوئی ملک قرض میں دبتا چلا جاتا ہے تو IMF کی شراکت بھی خست ہوئی جاتی ہیں۔ جس طرح سری لینکا میں ہوا۔ وہ فناfat کر کے جاتے ہے۔ اس نے آئی ایم اپنے قتل آؤٹ کیا تھی لیکن ہاتھ میں پہنچا بھت تھی وہ کرپشن میں کتابچتی تھی لیکن ہاتھ میں باتاتے تھیں کہ روزاری نے اس لوایک کو سمجھایا کہ جب سہکتم شریف تھی مکمل کا دوست میں مقابلہ نہیں کرتی اس وقت تک تم یا ہست میں اکھاتا کے مصادر قرض میں بکاری ہوئی قوم کو بھورا ایسے کام کرنے پر تھے جیسے جو بھوکی اور بھوکی خضرے میں پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی سماںیت اور بھوکی خضرے میں پڑ جاتی ہے۔ البتہ IMF ایوب پاکستان پر بھی خست کہہ کا عذاب کر سکتی ہے۔ ٹکڑا ہے مرا کیا تھا کہا کے مصدر اس قرض میں بھوکی ہوئی قوم کو بھورا ایسے کام کرنے پر تھے جیسے جو بھوکی اور بھوکی خضرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس دوست صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کی کیدری بھی محشی بدھا کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ ٹکڑا ہے سودا بینی جگہ ایک خرابی ہے، اس نے سرماںی دار کو ضریب میں پہنچا دیا تھا، غیرہ اور متوسط طبقہ کو میری کمزور دیا۔ لیکن سود تو بھارت، امریکہ، چین میں بھی خست کہہ کا عذاب کر رہا ہے۔ اسی تھانیہ نبیتی بھائیتی تھا اسی اسی آئی کوئنکے نے سوہ کے ساتھ سخت کر دیا تھا میں بھی اختلا کر دی۔

سوال: آئی ایم اپنے کی پہنچن پر کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور عوام سے بھی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور آئی ایم اپنے کیا دیکھی دیا تھا اور اس طبقے کو میری کمزور دیا۔ لیکن دنیا کے نام میں اسی دیکھی دیتھا۔ اسی دنیا کے نام میں اسی دیکھی دیتھا۔

ایوب بیگ مزا: آئی ایم اپنے کی پہنچن پر کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور عوام سے بھی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور آئی ایم اپنے کیا دیکھی دیا تھا اور اس طبقے کو میری کمزور دیا۔ لیکن دنیا کے نام میں اسی دیکھی دیتھا۔ اسی دنیا کے نام میں اسی دیکھی دیتھا۔

یہ پاکستان کے اقتصادی زوال کا باعث ہے۔ ایوب خان کے خلاف کرپشن کی کوئی ایسی ٹکڑاتی نہیں تھیں۔ لیکن جوئی اس نے اپنے ہی گورنیوں کو خوجہ سے کمال کرنا پیٹھ سرال کے ساتھ اندھی سڑی کے شعبہ بھی تھی کہ سڑی بنکو خود ملک کو خارج کر دیتھے اسی کے نتیجے میں دھاندن آئے ہیں۔ ایک روزداری خاندان اور دوسرا شریف خاندان۔ اس کے بعد جو کرشم شروع ہوئی اس نے ملک کو ہدایت کر دیتھے۔

آئی ایم اپنے کی پہنچن ہے جس کے بعد جبوریت میں پہنچا دیتھے میں ان دو خاندانوں کا ہاتھ تھے۔ میں پاکستان میں کرپشن کی تاریخ کوئی حصوں میں تسلیم کرتا ہوں۔ 1960ء سے پہلے کرپشن کو bad کہا جا سکتا ہے۔ البتہ worse پڑیں ہوئی ہے جب گورنیوں پر ہوتی ہے کہ بھوکی اس کے بعد دھاندن کے بھی باز نہیں آئے۔ پھر ہر رات بھی ساتھ لگ گئے۔ جب دھاندنوں کا کوادت آیا تو پھر کرپشن کی لوٹ لگ گئی اور عاملہ wrost wrost ہو گیا۔ پہنچن کے بارے میں کہجا تھا اسے کرپشن میں پہنچا بھت تھی وہ کرپشن میں کتابچتی تھی لیکن ہاتھ میں باتاتے تھیں کہ روزاری نے اس لوایک کو سمجھایا کہ جب سہکتم شریف تھی مکمل کا دوست میں مقابلہ نہیں کرتی اس وقت تک تم یا ہست میں اکھاتا کے مصدر اس قرض میں بھوکی ہوئی قوم کو بھورا ایسے کام کرنے پر تھے جیسے جو بھوکی اور بھوکی خضرے میں پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے بعد جبوریت میں پاکستان کوئی بھی کوادت ہے۔

ایوب بیگ مزا کو جس کی وجہ سے بھوکی ہوئی جو بھوکی اور بھوکی خضرے میں پڑ جاتی ہے۔ جا چن جو پھر دھاندن اور دوسرا کوئنکے نے اسی سواد کے ساتھ سے دھاندن کو چھوڑ دیا۔ پھر جو کوئنکے نے پاکستان کوئی بھی کوادت ہے۔ اس دوست صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کی کیدری بھی محشی بدھا کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ ٹکڑا ہے سودا بینی جگہ ایک خرابی ہے، اس نے سرماںی دار کو ضریب میں پہنچا دیا تھا، غیرہ اور متوسط طبقے کو میری کمزور دیا۔ لیکن سود تو بھارت، امریکہ، چین میں بھی خست کہہ کا عذاب کر رہا ہے۔ اسی تھانیہ نبیتی بھائیتی تھا اسی اسی آئی کوئنکے نے سوہ کے ساتھ سخت کر دیا تھا میں بھی اختلا کر دی۔

سوال: آئی ایم اپنے کی پہنچن پر کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور عوام سے بھی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔

ایوب بیگ مزا: آئی ایم اپنے کی پہنچن پر کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اور عوام سے بھی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ کوئتھا وقت خست قسطیلے لیے اسی قربانی کا مطالبا کر رہا ہے۔

تکیں گے اس کا فیصلہ تو اللہ کے حوالے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حوالے ہاتے ہے۔ جہاں تک کہ جھکا، حاصل کرنے کا حقیقی ہے تو ہم بڑے جذباتی نہیں کہ دینے کیں کہ ہم دوستیں دیں گے۔ اس طرح ہمیں ہوتا ہیکل پر یا باقاعدہ ایک نظام ہے۔ اگر آپ اس نظام کے تحت پڑی تو آپ آپ کا لفڑا نہ آسان نہیں ہوگا۔ البتہ اس کے لیے بڑی مشکوں بندی اور ہم درکی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے ہم تین بات پر پہنچ لیا ہے۔ میں ممالک کی اکاؤنٹی میں کی پیداواری وجہ سے چال رہی ہے، میں ممالک نے سانش و بینکاری میں ترقی کر لی ہے۔ اسی طرح پاکستان ایک زرعی ملک نہیں لکھ لیتے ہیں۔ لوگوں نے اپنا لائف سائل بڑھایا تو پھر اس کے مطابق خرچے بھی ہوں گے۔ پھر منہج کی تکمیل پڑی گے۔ جہاں پاں زیادہ تر ایک نیک سائبنت و تاب کے مطابق ہے۔ جہاں پر چل رہا ہوتا ہے لیکن اس کی آمد پر کہیں نہیں۔ ایک نیک سائبنت کو ہمار کریئنے تو پھر انہیں سریل ترقی بھی کرتے۔ لیکن ہم نے زراعت کو الودا کر دیا۔ کسانوں نے زمینیں بچانا شروع کر دی۔ وہ زمینیں بخودم چھپنے پر کریتی تھیں نہ وہاں باعث ساختہ سوسائٹیاں بانی شروع کر دیں۔ مجھے ابھی طرح یاد ہے جب سوتھا کار کے بعد اقتصادی حالات بہت بے ہو گئے تھے تو بھوئے پاکستان کے تمام انہیں ملک کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کرم اس ملک کی اکاؤنٹی کو خواہ کرنے کے لیے یہ مرد کرو۔ مجھے آج تک اس کا جملہ ہے کہ "اگر تم یہ مرد نہیں کرو گے تو اصولوں کے مطابق اپنی اکاؤنٹی کو خالا رہو گا۔ انہیں نے کہا تھا کہ اس خصیں میں سینٹ پیٹن کو کوشش کوئی نہیں کیا۔ اسی طرح عمران خان نے کلکل فارمنک، مرغی پالے اور زراعت میں ترقی کا اعلان کیا تھا مگر وہ بھی صرف اعلان ہی رہا۔

اضاء الحق: ہماری معاشری بدھالی کی وجہات میں کپریشن، سودی میحوثت اور رہشت جیسے غاصرشاہی میں۔ رہشت کے پارے میں جامع ترمذی کی حدیث ہے کہ رہشت لیے والا اور رہشت دینے والا دوفون جنپی ہیں۔ ایک دسوی حدیث منداہم کی ہے جس میں رہشت کو سود کے دروازہ میں سے ایک بڑا دروازہ کا ہاپا لیا ہے۔ یعنی ایک لکھن جاتا ہے کہ اضافے کے طور پر کچھے کرکام کروادا اور پھر کیلے کھڑک ہرگز پر عملی طور پر رہا جاتا ہے۔ یعنی ایک سودا اور رہشت کی بڑی مشکوں بندی اور ہم درکی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے ہم تین بات پر پہنچ لیا ہے۔ میں ممالک کی اکاؤنٹی میں کی پیداواری وجہ سے چال رہی ہے، میں ممالک نے سانش و بینکاری میں ترقی کر لی ہے۔ اسی طرح پاکستان ایک زرعی ملک ہے، ایبی زرعی پیداوار بر جا کر ترقی کر سکتا ہے۔ اسی طرح ہمیں اندھریں ترقی کرنی تھیں جو گیر مزراعت کو میناڈا کر Stand لہاڑا کیے تھا۔ جب ہم زراعت کی پیداوار پر اپنی میحوثت کو ہمار کریئنے تو پھر انہیں سریل ترقی بھی کرتے۔ لیکن ہم نے زراعت کو الودا کر دیا۔ کسانوں کے مطابق بچانا شروع کر دی۔ وہ زمینیں بخودم چھپنے کریتی تھیں نہ وہاں باعث ساختہ سوسائٹیاں بانی شروع کر دیں۔ مجھے ابھی طرح یاد ہے جب سوتھا کار کے بعد اقتصادی حالات بہت بے ہو گئے تھے تو بھوئے پاکستان کے تمام انہیں ملک کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کرم اس ملک کی اکاؤنٹی کو خواہ کرنے کے لیے یہ مرد کرو۔ مجھے آج تک اس کا جملہ ہے کہ "اگر تم یہ مرد نہیں کرو گے تو اصولوں کے مطابق اپنی اکاؤنٹی کو خالا رہو گا۔ انہیں نے افسوس کی بات کے کامیابی میں پہنچنے والیں نہیں کیا۔ اسی طرح عمران خان نے کلکل فارمنک، مرغی پالے اور زراعت میں ترقی کا اعلان کیا تھا مگر وہ بھی صرف اعلان ہی رہا۔

سوال: پاکستان کا قابل کاشت رہی صرف 2% فضدے ہے مگر وہ اسی سے پائی پیداوار حاصل کر رہا ہے اور بعض چیزیں وہ ایک پورت بھی کر رہا ہے۔ ہمیں ابھی بھی اپنی زراعت کی طرف چلا جانا چاہیے۔ اس کے بعد انہیں سریل کی طرف ہے اور انہیں کی طرف ہے کہ ہماری اسلامی تاریخ میں اس کی بیانیں موجود ہیں۔

سوال: پاکستان کا 75 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے پاس آئے والی تھی حکومت کپریشن کے قاتے کا وعیٰ کرنی کے لیے لکن وہی حکومت جب جاتی ہے تو پہچاتا ہے کہ یہ حکومت تو کپریشن کے تھے تھے اندھا اور طریقہ میں کہ میرے سامنے پاکستان دوب رہا ہے اور مجھ میں کہ نہیں ہے کہ میں اس پوچھا سکوں۔

ملوٹ تھی۔ سائبنت اور موجودہ حکومتیں ایک دوسرے پر کپریشن کے اڑامات لگا رہی ہیں۔ اس طرز پر اپنے تجربے کا سمجھتا ہے کہ ماہشی ایوب بیگ مرا: اس میں کوئی نہیں ہے کہ ماہشی کے ایجاد اور رہشت دینے والا دوفون جنپی ہیں۔ رہشت کے پارے میں جامع ترمذی کی حدیث ہے کہ رہشت لیے والا اور رہشت دینے والا دوفون جنپی ہیں۔ ایک دسوی حدیث منداہم کی ہے جس میں رہشت کو سود کے دروازہ میں سے ایک بڑا دروازہ کا ہاپا لیا ہے۔ یعنی ایک لکھن جاتا ہے کہ اضافے کے طور پر کچھے کرکام کروادا اور پھر کیلے کھڑک ہرگز پر عملی طور پر رہا جاتا ہے۔ یعنی ایک سودا اور رہشت کی بڑی مشکوں بندی اور ہم درکی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے ہم تین بات پر پہنچ لیا ہے۔ میں ممالک کی اکاؤنٹی میں کی پیداواری وجہ سے چال رہی ہے، میں ممالک نے سانش و بینکاری میں ترقی کر لی ہے۔ اسی طرح پاکستان ایک زرعی ملک ہے، ایبی زرعی پیداوار بر جا کر ترقی کر سکتا ہے۔ اسی طرح ہمیں اندھریں ترقی کرنی تھیں جو گیر مزراعت کو میناڈا کر Stand لہاڑا کیے تھا۔ جب ہم زراعت کی پیداوار پر اپنی میحوثت کو ہمار کریئنے تو پھر انہیں سریل ترقی بھی کرتے۔ لیکن ہم نے زراعت کو الودا کر دیا۔ کسانوں نے زمینیں بچانا شروع کر دی۔ وہ زمینیں بخودم چھپنے کریتی تھیں نہ وہاں باعث ساختہ سوسائٹیاں بانی شروع کر دیں۔ مجھے ابھی طرح یاد ہے جب سوتھا کار کے بعد اقتصادی حالات بہت بے ہو گئے تھے تو بھوئے پاکستان کے تمام انہیں ملک کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کرم اس ملک کی اکاؤنٹی کو خواہ کرنے کے لیے یہ مرد کرو۔ مجھے آج تک اس کا جملہ ہے کہ "اگر تم یہ مرد نہیں کرو گے تو اصولوں کے مطابق اپنی اکاؤنٹی کو خالا رہو گا۔ انہیں نے افسوس کی بات کے کامیابی میں پہنچنے والیں نہیں کیا۔ اسی طرح عمران خان نے کلکل فارمنک، مرغی پالے اور زراعت میں ترقی کا اعلان کیا تھا مگر وہ بھی صرف اعلان ہی رہا۔

سوال: قارئین پوچھا گا "زمانہ گواہ ہے" کی وجہ سے سمعی اسلامی کی دعہ سائیٹ www.tanzeem.org پر یعنی جاگئی ہے۔

بیت المقدس لالہ لالہ

عمرہ احسان

amira.pk@gmail.com

یہ سو سالان دنیا سامان اختیار ہے۔ زیر و نزدیک یہ
بس اپنی اس کی دفعہ بیان اختیار کے سوا پچھلیں۔

یہ بال و دو لولت دنیا پر شستہ و پیغمبر نہ، بیان و تم و مگان

اللہ اللہ اللہ! ہمارا حکم بس ایک ہی حکم ہوتا ہے اور وہ پہلے

چھکے ملم میں آ جاتا ہے! (اقرر: 50) ایک مت پورہ

یہ کہنے میں فکر بوس غارت زمین بوس، بلے کا ڈھیر، بن

گھنیں۔ یہ عترت کے سوا بھی کچھ ہے باتا قفرتی

قریب ترین مشرق، عملی کش شیخ کو پھول سے پھون کے

آنسو پر پھٹے اور حق اخت ادا کرنا تھا، مگر یہاں بھی

سیاست ایمان پر سبقت لے گئی اور حادثہ کی خاطر ہر برا

ایمن جانوں پر بیٹھے اور لے بے یار و دگار چڑھ دیے گے۔

انسان جب سائنس کی خدمتی کے نئے نئے ایسا پھر رہا تو،

اللہ نے پر پڑے اپنی قدرت کی کار رہنمی کے ذریعے

اس کے قدومنوں تکیے زمین کھٹک لی۔ 2004ء میں

اندوختیا سے اشتعال والا سدنی 9.3 درجہ کا زلزال ہے

بکر ہند کو پوری قوت کے ساتھ لیے گرد و پیش کے بھی

سمالک پر چڑھ دوڑا۔ بھارت، مالیختیا سے لے کر

تحتی لینڈسک، آسٹریلیا، آسٹریلیا اسیں بسک اثرات گے۔

14 ممالک میں 1227,898 افراد کا قاتل تھا۔ یہ سونامی

تاریخ کے بلاکت خیز ترین آسمانی آفات میں سے ایک۔

اس کے اگر ساری سائنسی ترقی مددگر ہو گئی۔ الاشون کے

خبراءگ گئے۔ سمندری ہیریں بانہن کر چکھ دھوئیں۔

اس کے بعد سسل برستے موئی چھپروں (بشوں)

شامی امریکا، چین، جاپان یا پورپ) کے علاوہ کرونا،

کووڈ-19 نے 2023ء تک دنیا بھر میں 6,782,639

انسانوں کو شکار کیا۔ فکاری و انس کا سازد کیجئے۔ (اگرچہ

وکھنوا مٹکل کتنا ہے اس بے اوقات بانا کا) اور ساری

شاندار طبی ترقی کا مالمظاہط ہو۔ اس نے پوری پر جو

ستان طاری کیا، معیشت تباہ کی، قبرستان اور اجتماعی قبریں

آباد کیں، وہ چشم کھانیں، اور اب لمحہ بھر میں شرق تا

مغرب کی ملکوں تک زلزلے کی دھک پہنچی اور ترکی، شام

کے لیے شدید تضليل کا باعث بنا۔ قاہرہ کی آگ کے نہ تباہ

کر کے کوئی ہوئی وکھناتو ویدہ دوں، اور کرنے کوئی ای دیدہ

دل نے افغانستان میں عالمی طاقتوں کی نگاہ فاش

کیجئی۔ اور اب پاکستان کی تقدیر کے سارے فیصلے تجا

من مانی کے کرگز نے اور لے پوری دوسرے شرف کی عہر تک

موت بھی انسان کی بے بُس اور بے قوتی کا عبرت نامہ ہے۔

مئے نامیوں کے نشان کی کیسے! ساری سیمی ہے حساب

کے حق رہنے والے افراد کو بنا لئے کام صرف اپنے آئینی
عزم کے ساتھ کر کری۔

یہاں 45 ایکا بادی (4.5 میلین) محدث دوڑیں

گرم کمردوں میں پیٹھے، وہاں چار جانب بریف میں زلزلے

کی آڑماں سے دوچال مسلمانوں کی حالت زار دل و بلاقی

کہ بہم ان علاقوں میں مد پہنچائے میں ناکام رہے ہیں۔

یہجا طور پر جھکڑائے ہوئے محosoں کرتے ہیں۔ عالمی مدد

ان کے لیے نہیں ہے! (افغانستان کی مانند!) اول میں

یہاں چون کا جھنڈا اہم اور ساری یونیورسٹی کے اسپاں نے

بہونے اور مسلم عالمی سیاست میں محکم ہونے کی بنا پر۔

رہا شام تو وہ دھوسوں پر مشتمل ہے۔ غاصب، خالم

بشار الاسد کی حکومت و الی علاقے۔ حافظ الداود اور بشار

70 ممالک تک یہ امدادی رکھ رہے ہیں۔ شام میں پاکستان،

تحمدہ عرب امارات، الجماہری، عراق، ایران، سینی کی مدد کا

رش خاتمی مسلمانوں کی قاتل حکومت، بشار الاسد کی جانب

ہے۔ حق کی زلزلے کے بعد عالمی اسردی فوج نے ان

مطلوبوں پر حملہ کیا۔ غربہ ہی طرح یہ محصور مسلم شاہی

علاقاً ایک جیل کی مانند ہے، جس کا چھوٹا سا واحد استریت کی

کی طرف رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو بوش کے ناخن لینے کی

ضرورت ہے۔

پاکستان میں بھی متوقع زلزلے کی افواہیں چلتی

رہیں۔ ہم اسلام اور اس کی تبلیغات سے آئھیں مددے

سیکولر روپوں کے حال ہو چکے۔ زلزلے کی پیش گوئی

سائنسی الات کے بس کی چیز نہیں۔ اس کے لیے

محکم موسیمات، خفری، ارشیفی، علمی کی تینیں آسامی علمی کی

کثرگزشت و دوہماں سے بیکر زبان ان کے خاتمے پر

شقق و تحدیر ہا۔ احادیث کی پیش گوئیوں کی بنا پر دجالی

فتوؤں کی صیبوی تیاری والا گروہ اس کی ایہت سے متوبی

و اقت ہے۔ جانے نہ جانے مگر ہی نہ جانے بائی تو سارا

الہت پاک کیتا ہے نہ کوئی اور سائنسی شعبدہ باز! بلندوں بالا

عمرات کا پک پھکتی میں زمین بوس ہو جاتا سورہ، فوری

مدد اور زیادہ تو جو کسی ضرورت تھی۔ یہاں شفید تملک نامی

رضا کار تھی خالی ہاتھوں سے بلندگوں کے ملبے سے آبادی

دولت! ما انہی عنہ مالہ و ما کسب..... اس کامال اور جو

پکھاں اسے کیا اس کے کسی کام نہ آیا۔ (المطلب: 2) پھر

آمان ان پر دیا شدید میں (المغان: 29)

قرآن ان پر انسانی تاریخ کے سارے ہولناک

اور ذہی شان نمونے بھی سامنے لارکھی ہے، مگر ہماری

کتابت زندگی، انسانی کتاب احتجان زندگی کی، حکمت

لازوں اور دنائی کا رکھڑہ، ہمارے تعلیمی انصابوں کا حصہ

نہیں اذنی خلایی نہیں جاہل، اچمڈاں نہ بنا دیا۔

اہل شریعت و فلسفیوں کی بد دعاگی، جب وہ بیماری میں

بکرا گیا اور ایک مظالم فلسفی نے کہا کہ بے دیوبھی گاہ

مرے گا۔ اور وہ واقعی تمام تر دنیا کی بہترین طبی بولیات

کے باوجود شدید نہدوں میں تھامہ مردوں میں۔ صابرہ شیخا

فلسفیٰ سکیپیوں میں قتل عام کا قدمہ دار۔ 8 سال تک

بیویت کا تھامہ مردوں جو اسے میں روکر 2014ء میں

مر گیا۔ اسرائیل اپنے بیرونی ایک منٹ کی خاموشی کے سوا

پکھنے دے سکا۔ شریف کی موت بھی یہی شارٹ تاریخوں

کے پس مفتریں بلوچستان، قابل، لاچگان کی بڑا روں

اذیت وہ دستائیں، کتاب میں برطانوی افراد اور اتمام میں 5

پڑاڑوں کے سینہ بن خلاف تھامے گئے پلانے کی محلی

پڑ ریا۔ اک اور انفرادی رابطے کے دریے پہنچاتا۔ اس نے

بزرگی دیا۔ اپنے بھروسے میں مسلم

اپنا تحریر کی تاریخ طے ہوئی۔ بخش کا ترکیل میں بکار

روہنہاں کو خطا طب کر کے خود سے مناظرہ کرنے کی بکار

و خود اور یہی بھاسکار طبلی عرب سے کوئی مسلمان اس

کی ہاتون کا جواب نہیں دے رہا۔ لہذا مسلمان، ان کا نی اور

ان کی کامیاب تینقیت قرآن بھجوئے ہیں۔ (معاذ اللہ، اسی

طبلی چارچ ٹھیٹ ہے؛ مظلوموں کی آبوں نے اس کے

بھروسی۔ واحد بھروسی اس کا کتنا تھا!!) پاکستان آج تک

اس کے کہ کارچا جانے سے بے باہ۔

یہ واضح رہے کہ معاشرے کے اہم افراد (جو

مناصب کی پہنچ بھی رکھتے ہوں، ان کی شاخت و داش

کرنا، وہ جعلی الاعلان فتن فوجوں کا رکاب کرتے ہیں،

اس کا تذکرہ تھیت میں شارٹیں ہوتا۔) مشقوں بھجوئیں۔

و فتن اور دساداہ جیشیت میں مظلوب کروادی کی آنکی

دینا ہے۔ دیانا انسان کو صرف 2 گز میں ہی دیتی ہے، اور

خاتق دمکات، ارض و سامی کی وعتوں پر بھی لامنجاً غتوں

بھروسی لامتناہ زندگی کا وعدہ کرتا ہے؛ انتخاب آج کرتا ہے

کل نہیں؛ اور یہ عالم تمام وہم و طسم و مجاز..... جو موت کی

ایک پیکی کے سوا پکھنیں!



توہین رسالت کا مقدمہ ”ایک داستان ہوش رہا“

نیم اختر عدنان

مقدمہ اور طوم کی گرفتاری 15 جون 2001ء میں عمل
میں آئی۔ جولائی 2002ء میں سینہ عدالت نے مذکورہ
 شخص اور کوچھ توہین رسالت کے جرم کا محکم قرار
 دیتے ہوئے اسے مزید موتوں کی سزا سنائی۔ بعد ازاں
 لاہور ہائی کورٹ نے 30 جون 2014ء کو مذکورہ سزا کو
 یعنی سزاے موتوں کو بحال رکھنے کا حکم جاری کیا۔ بعد ازاں
 سزاے موتوں کے مجرم نے قبول سے قید کے دران پر یہ
 کورٹ میں ایک درخواست ادا کی جسے عدالت علیٰ نے
 2017ء میں کریم ایجل میں تبدیل کر کے سزاے
 موتوں کے مجرم کی ایجل ساعت کے لیے مظہور کر دی۔
 عدالت علیٰ میں پہلی ساعت کے لیے تاریخ مقتور ہوئی اور
 ساعت کے لیے بخش قاتر غریل میں آیا جسیکہ ساعت کے ایک
 رو قبض ساعت موقتی ہوئے جو کامیاب موصول ہو گیا۔

یوں ایک سال کا عرصے گزگی تو دبادبہ کیس کی
 ساعت کی تاریخ طے ہوئی۔ بخش کا ترکیل میں آیا اور رقم
 اپنے مجاہد صفت و کلام غلام مصطفیٰ پور وہی اور درگیر کے ہمراہ
 کورٹ روم نمبر ایک میں حاضر ہو گیا۔ عدالتی عملے سے
 معلوم ہوا کہ معلم جو بات کی پہنچ کیس کو (Delist)
 کر دیا گی۔ یعنی ساعت سے پہلے وقت قبول اخیر ساعت
 کیس کو موتی کر دیا گی۔ تیری مریت کیس ساعت کے لیے
 25 فروری 2022ء کو مقتور ہوا۔ گویا بھلی مرتبہ 2017ء
 کی دبادبہ ایجل فروری 2022ء کو ساعت کی توہت آئی۔ اس
 بخش کی سر برانی بخش سردار طارق سعیدوں کی جگہ بخش کے
 دبگرا کان میں جسیں قاتشی محمد امین احمد شامل تھے۔ اس
 ساعت کے دران ایڈوکیٹ آن ریکارڈ نے عدالت کو بتایا
 کہ مقدمہ بہت سادہ ہے۔ طوم قابل جرم کو پکا ہے۔ عدالت
 کے خلص کرنے کے لیے درخواست کے دروان ریکارڈ کیجے کہ اس
 مقدمہ کو تفصیل سے نہیں گے۔ اور اس جواب سے اسلامی
 ظریفی کا نوسل سمجھی رائیے کی جائے گی۔ یوں یہ ساعت
 غیر معینہ عرصہ کے لیے جس معمول موتی ہو گئی اور قصہ
 باشی ہو گیا۔ اب نیا بخش بناو کیس کی حالی اور اب تک کی
 آخری ساعت 24 جون 2023ء کو ہوئی۔ یعنی فاضل تج

محکمہ مانی پوری کے لاہور آفس میں متعین
 اسنٹ ڈائریکٹر کی رکھتے جو کہ نہ ہبایک کر سمجھنے ہے۔

اور اس وقت گولمندی لاہور کے علاقے میں رہائش پریر
 تھا۔ طبلی عرصے سے اس کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنے عیسائی

ذمہ بار اور عقیدہ کی تھامیت اور صداقت پر اپنے دلائل

تحریر کرنے کے بعد خاتم النبیین ﷺ کی بتوت اور
 رسالت کو، آپ ﷺ کی ذات کی شخص کرنا اور

گستاخانہ زبان استعمال کر کے اہل اسلام کو منظرے کے سوا

چیخ جاتا۔ مزید یہ کہ مذکورہ شخص آن بھی تھی توہین

کا ارتکاب کرتا اور مسلمانوں کے بچے دین بھی اور بھائیوں

امت مسلم کو بھی جھوٹا قرار دیتا۔ مذکورہ شخص نے کی سال

سے اپنا یہ مغلظہ اور معمول بنا یا تو تھا۔ وہ یہ تمام مادو

بذریعہ اک اور انفرادی رابطے کے دریے پہنچاتا۔ اس نے

راہینہاں کو خطا طب کر کے خود سے مناظرہ کرنے کی بکار

و خود اور یہی بھاسکار طبلی عرب سے کوئی مسلمان اس

کی ہاتون کا جواب نہیں دے رہا۔ لہذا مسلمان، ان کا نی اور

بزرگ رفیق ظفر محمود (مرحوم) کے نام بھی بذریعہ اک

موصول ہوا۔ یہ قائم تحریر تھک اس مادو کی سرانی ممکن

ہوئی۔ اور یہی مشورہ سے فیصلہ ہوا کہ مذکورہ شخص کے

خلاف تھوں رسالت کے قانون کے تحت قاتی طریق کا

ایضاً جائے۔ اس مقدمہ کے لیے جناب خاتم النبیین ﷺ خلیفہ

جامع صحیح قاسمیہ شاہدہ لاہور کے تھرو تھانہ گولمندی

لاہور قاتوں کا رواںی کے لیے پیچے۔ مغلظہ تھانے کے

امتحار نے توہین رسالت توہین قرآن اور توہین اسلام

پر مغلظہ مادا کا جائزہ لیئے کہ بعد مغلظہ کے خلاف مقدمہ کا

اندر اس کی اور طوم کی گرفتاری عمل میں لاکر دیگر قاتوں

نہیں؛ اور یہ عالم تمام وہم و طسم و مجاز..... جو موت کی

ایک پیکی کے سوا پکھنیں!

صاحب جشن پیدا مظاہر علی اکبر تقویٰ جشن جمال خان
مندو بخیل اور جشن طہر بن اللہ پر مشتمل تھے نمبر 6 سیریل
نغمہ نمبر 2 صفحہ 9 ہے جسے ساعت کے لیے مقرب ہوا۔ مقربہ
وقت سے کچھ دیر قبل کمرہ عدالت کے کیس کی ساعت کے
وقت کی تبدیلی کا علم ہوا کہ اب ساعت 9 بجے سے
11:30 بجے ہوگی۔

مقربہ وقت پر تھے کے فاضل اکان نے کیس کی
ساعت کا آغاز کیا۔ اس ساعت کے لیے رحمڑا آفس
پریم کورٹ کی جانب سے پاٹھی سے زائد وکلا کو باقاعدہ
نامزد کیا گیا تھا۔ ساعت کے دوران جتاب ارشد علی^ر
پوجو ہر ایڈوکیٹ اور محترمہ عالیہ تنسیم ایڈوکیٹ اور
ڈیگر وکلاء نے اپنی کنندہ کے دفعے اپنے اکاونٹری دیا۔ اس پر
فاضل عدالت نے ساعت ملوثی کر جئے ہوئے پاکستان
پارکنسل کو بداشت کی کہ قانونی امدادی کمیٹی کے ذریعے
اپنی کنندہ کو وکلاء کے ذیلے قانونی امداد فراہم کی
جائے۔ امید ہے کہ انہی ساعت جلد ہی ہوگی۔

پاکستان میں رائج الوقت نظام جرم و مزاکی یونیورسٹی
کہانی قارئین کی تحریکی جاری ہے کہ 2001ء میں محمد قائم ہوا۔ اپنی کورٹ نے 2002ء میں محمد
سراء موت کا فیصلہ سنایا۔ ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو
برقرار رکھتے ہوئے 2014ء میں حکم صادر کیا۔ عدالت ظلمی
میں 2017ء کی اکارڈہ اپنی مختلف مرامل کے بعد
2023ء کا سال دیکھ رہی ہے کہ گیا پر ہم کورٹ کی اپنی
کامنزراہی تک محض سات سالوں تک محدود ہے۔ وگرن تو یہ
اندر اسی 2001ء سے اپنی کی ساعت تک کافی سفر
2023ء کو بھی باس سالوں تک محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہمارے نامن انصاف کو اس طرح قائم و دائم رکھے اور
اسے ہمیز ترقی و احتجاج مطابق رکھائے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ اسلام آباد جنوبی کے رفق مظہر الحج کے بیٹے کی
سر جری ہے۔
☆ اسلام آباد جنوبی کے مظہر رفیق آصف صدیقی
گزشتہ کی دنوں سے ملیل ہیں۔
اللہ تعالیٰ پیاروں کو شفائے کا مل جائے مرتبتہ عطا فرمائے۔
قارئین اور رفتار و احباب سے بھی ان کے لیے دعاے صحت
کی اپنیں کی جاتی ہے۔
اللہمَّ أَكْبِرُ الْأَيْمَنَ رَبَّ الْقَالَسِ وَأَشْفِ أَنْتَ
الشَّافِي لِإِشْفَاقِ الْأَشْفَاقِ وَأَكْشِفُ الْأَيْمَنَ رَبَّ الْقَالَسِ

اللذنولت اللہ علی لمحفظ دعائے مفتر

☆ حلقہ کراچی جنوبی کوئی غربی کے تقبیب اسراء عبد الغفار وفات پا گئے۔

برائے تحریت: 0300-3717608

☆ حلقہ سرگودھا شرقی تھیٹ کے بہتی رفیق محمد طارق کے والد وفات پا گئے۔

برائے تحریت: 0307-5469316

☆ حلقہ ملتان، اسراءہ بی جی خان کے تقبیب منصور احمد فارسی کی پچھی وفات پا گئیں۔

برائے تحریت: 0333-8586681

☆ تھیٹ اسلامی ملتان کیتھ کے رفیق نبیل الرحمن کے امام وفات پا گئے۔

برائے تحریت: 0300-2066589

☆ حلقہ ملتان، بہتر آباد کے مقامی ایم سید راشد عباس کی پچھی وفات پا گئیں۔

برائے تحریت: 0300-6372561

☆ حلقہ کراچی شاخی کے مظہر مضا، الدین کی صاحبزادی اور مقامی ایم سر جانی ناذن

محمد فخر جوہری کی پچھی وفات پا گئیں۔ برائے تحریت: 0321-9252573

اللہ تعالیٰ مرحومی کی مفترضہ فرمائے اور میں باندگان کو سر جبل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے ڈائی مفترض کی اپنی ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَازْهَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَا سَبِّهُمْ حَسَابًا يَسِيرًا

رفقاء متوجه ہوں ان شاء اللہ

”مسجد جامع القرآن کمپلیکس، جیووٹ نرڈیلوار، اسلام آباد“ میں

05 مارچ 2023ء (بروز اتوار نماز صورت بروزہ نمازیوں)

تھیٹی نہ المتردم تریستی گزدان

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتمم ترقیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باتیں مذکورہ ہو گا۔ گزارش بے کہ

دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تعریف لائیں: - ☆ اسلام کا انتقلابی منشور ☆ جہاد فی نبیل اللہ زیادہ سے زیادہ رفتہ مختلف پروگرام میں شریک ہوں۔ موسم کی مناسبت سے سائز ہرا لائیں۔

لار 10 مارچ 2023ء (بروز جمعہ المبارک نماز اتوار نمازیوں)

لمراء، لفتاً و معاد و نین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر باتیں مذکورہ ہو گا۔ ذہن و ارادت سے گزارش بے کہ

دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تعریف لائیں۔

☆ اسلام کا انتقلابی منشور (معاشر سطح پر) ☆ نجات کی راہ، سورۃ الحصیر کی روشنی میں

زیادہ سے زیادہ مدد اور ان پر گرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے سائز ہرا لائیں

برائے رابط: 0334-5309613 / 051-2751014 / 051-4866055

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تحریت: 042(35473375-78)

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کاشریت
شوگرفری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

